قرآن بولا علی علی علیہ السلام

اردو ترجمہ

ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام

مصنف

حافظ ابن مردویہ متوفی ۴۱۰ سنہ ھ

مترجم

ابوجعفر منتظر مہدی امامی

قرآن بولا علی علی علیہ السلام

اردو ترجمہ

ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام

مصنف

حافظ ابن مردویہ متوفیٰ ۴۱۰ سنہ ھ

مترجم

ابو جعفر منتظر مہدی امامی

بِسۡمِ اللّٰهِ

الرَّحۡمٰنِ

الرَّحِيۡمِ

فہرست

امام ابن مردویہ کا تعارف (۰۱۵)

نام نسب کنیت القاب وغیرہ (۰۱۵)

ابن مردویہ کا درجہ (۰۱۷)

امام طبرانی کی شاگردی (۰۱۹)

امام ابو الشیخ کی شاگردی (۰۲۱)

ابن مردویہ کے شاگرد (۰۲۲)

کچھ کتاب کے بارے میں (۰۲۵)

قرآن میں علی علیہ السلام (۰۳۰)

یا ایھا الذین آمنوا کی تفسیر (۰۳۳)

سورہ فاتحہ (۰۳۷)

فہرست آیات

فہرست آیات	صفحہ
(۰۰۱)فاتحہ/۰۶	(۰۳۸)
(۰۰۲)البقرہ/۱۴	(۰۴۰)
(۰۰۳)البقرہ/۴۳	(۰۴۱)
(۰۰۴)البقرہ/۱۵۶	(۰۴۲)
(۰۰۵)البقرہ/۲۰۷	(۰۴۳)
(۰۰۶)البقرہ/۲۷۴	(۰۴۴)
(۰۰۷)آل عمران علیہ السلام/۶۱	(۰۴۷)
(۰۰۸)آل عمران علیہ السلام/۱۰۳	(۰۵۳)
(۰۰۹)آل عمران علیہ السلام/۱۰۶	(۰۵۴)
(۰۱۰)آل عمران علیہ السلام/۱۷۳	(۰۵۵)
(۰۱۱)النساء/۵۹	(۰۵۸)
(۰۱۲)المائدہ/۰۳	(۰۶۰)
(۰۱۳)و(۰۱۴)المائدہ/۵۵،۵۶	(۰۶۵)
(۰۱۵)المائدہ/۶۷	(۰۷۵)

(٠١٦)المائده/٨٧ (٠٧٩)

(٠١٧)الانعام/١٦٠ (٠٨٣)

(٠١٨)و(٠١٩)الاعراف/٤٤، ٤٨ (٠٨٥)

(٠٢٠)الاعراف/١٨١ (٠٨٦)

(٠٢١)و(٠٢٢)الانفال/٢٤، ٢٥ (٠٨٩)

(٠٢٣)الانفال/٣٠ (٠٩١)

(٠٢٤)الانفال/٣٢ (٠٩٣)

(٠٢٥)الانفال/٤١ (٠٩٦)

(٠٢٦)الانفال/٦٢ (٠٩٨)

(٠٢٧)الانفال/٧٥ (٠٩٩)

(٠٢٨)التوبه/٠٣ (١٠٢)

(٠٢٩)التوبه/٠٥ (١١١)

(٠٣٠)التوبه/١٢ (١١٣)

(٠٣١)و(٠٣٢)التوبه/١٩، ٢٠ (١١٤)

(٠٣٣)التوبه/١٠٠ (١١٧)

(٠٣٤)التوبه/١١٩ (١١٨)

(٠٣٥)يونس عليه السلام/٠٢ (١٢١)

(۰۳۶)هود عليه السلام/۰۳ (۱۲۳)
(۰۳۷)هود عليه السلام/۱۲ (۱۲۴)
(۰۳۸)هود عليه السلام/۱۷ (۱۲۵)
(۰۳۹)يوسف عليه السلام/۱۰۸ (۱۳۱)
(۰۴۰)الرعد/۰۴ (۱۳۳)
(۰۴۱)الرعد/۰۷ (۱۳۴)
(۰۴۲)الرعد/۱۹ (۱۳۶)
(۰۴۳)الرعد/۲۸ (۱۳۷)
(۰۴۴)الرعد/۲۹ (۱۳۸)
(۰۴۵)الرعد/۴۳ (۱۳۹)
(۰۴۶)ابراهيم عليه السلام/۲۴ (۱۴۲)
(۰۴۷)تا(۰۴۹)الحجر/۴۳،۴۴،۴۷ (۱۴۴)
(۰۵۰)النحل/۱۸ (۱۴۸)
(۰۵۱)النحل/۳۸ (۱۴۹)
(۰۵۲)النحل/۷۶ (۱۵۰)
(۰۵۳)النحل/۹۰ (۱۵۱)
(۰۵۴)الاسراء/۶۴ (۱۵۳)

(٠٥٥)مريم عليه السلام/٩٦ (١٥٧)

(٠٥٦)تا(٠٦٦)طٰه عليه السلام/٢٥تا٣٥ (١٦٠)

(٠٦٧)طٰه عليه السلام/١٣٢ (١٦٢)

(٠٦٨)و(٠٦٩)الانبياء عليه السلام/١٠١، ١٠٢ (١٦٤)

(٠٧٠)الحج/١٩ (١٦٧)

(٠٧١)الحج/٢٣ (١٦٩)

(٠٧٢)الحج/٣٤ (١٧١)

(٠٧٣)المؤمنون/٧٤ (١٧٣)

(٠٧٤)النور/٣٦ (١٧٣)

(٠٧٥)الفرقان/٥٤ (١٧٤)

(٠٧٦)الشعرآء/٨٤ (١٧٨)

(٠٧٧)الشعرآء/٢١٤ (١٧٨)

(٠٧٨)و(٠٧٩)النمل/٨٩، ٩٠ (١٩٠)

(٠٨٠)القصص/٣٥ (١٩٢)

(٠٨١)و(٠٨٢)القصص/٢١، ٨٣ (١٩٦)

(٠٨٣)عنكبوت/٠٢ (١٩٩)

(٠٨٤)السجده/١٨ (١٩٩)

(٠٨٥)و(٠٨٦)الاحزاب/٠٦، ٢٣ (٢٠٣)

(۰۸۷)الاحزاب/۲۵ (۲۰۵)

(۰۸۸)الاحزاب/۳۳، آیت تطہیر (۲۰۶)

(۰۸۹)الاحزاب/۵۶ (۲۱۸)

(۰۹۰)الاحزاب/۵۸ (۲۲۷)

(۰۹۱)فاطر/۳۲ (۲۲۹)

(۰۹۲)الصافات/۲۴ (۲۲۹)

(۰۹۳)الصافات/۱۳۰ (۲۳۰)

(۰۹۴)الزمر/۳۲ (۲۳۲)

(۰۹۵)الزمر/۳۳ (۲۳۳)

(۰۹۶)الشوریٰ/۲۳ (۲۳۴)

(۰۹۷)الزخرف/۴۱ (۲۳۸)

(۰۹۸)الزخرف/۵۷ (۲۳۹)

(۰۹۹)محمد علیہ السلام/۱، ۲ (۲۴۰)

(۱۰۰)محمد علیہ السلام/۳۰ (۲۴۱)

(۱۰۱)محمد علیہ السلام/۳۲ (۲۴۲)

(۱۰۲)الفتح/۱۰ (۲۴۳)

(۱۰۳)الفتح/۲۹ (۲۴۵)

(۱۰۴)ق/۲۴ (۲۴۹)

(۱۰۵)تا(۱۰۸)النجم/۰۱تا۰۴ (۲۴۹)

(۱۰۹)القمر/۵۵ (۲۵۲)

(۱۱۰)تا(۱۱۳)الرحمٰن/۱۹تا۲۲ (۲۵۴)

(۱۱۴)الواقعه/۱۰ (۲۵۷)

(۱۱۵)الحدید/۱۹ (۲۵۹)

(۱۱۶)المجادله/۱۲ (۲۶۱)

(۱۱۷)الصف/۱۴ (۲۶۶)

(۱۱۸)التحریم/۰۴ (۲۶۷)

(۱۱۹)التحریم/۰۸ (۲۶۸)

(۱۲۰)الحآقه/۱۲ (۲۷۱)

(۱۲۱)الحآقه/۱۹ (۲۷۳)

(۱۲۲)و(۱۲۳)المعارج/۰۱،۰۲ (۲۷۶)

(۱۲۴)الشمس/۱۲ (۲۸۰)

(۱۲۵)البینة/۰۷ (۲۸۱)

(۱۲۶)تا(۱۲۸)والعصر/۰۱،۰۲،۰۳ (۲۸۵)

(۱۲۹)الکوثر/۰۱ (۲۸۶)

(۱۳۰)نصر/مکمل (۲۸۷)

آغاز

کتاب

امام ابن مردویہ کا تعارف

نام، نسب، کنیت، القاب وغیرہ؛

امام ابن مردویہ ۳۲۳ھ سنہ میں پیدا ہوئے ۔ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں ابن مردویہ کا نسب کچھ اس طرح لکھا ہے ؛ احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک بن موسیٰ بن جعفر۔ کنیت ابوبکر تھی اور اپنے دادا مردویہ کی طرف نسبت دیے جاتے تھے اس لیے انہیں مردویہ کا بیٹا کہتے ہیں اور کچھ محدثین انہیں ابن فورک بھی

کہتے ہیں اس لیے کہ مردویہ کے باپ
کا نام فورک ہے اسی کی طرف نسبت
دی جاتی تھی ۔ اصبہان کے رہنے والے
تھے اسی لیے انہیں "محدث اصبہان"
کا لقب دیا گیا اور ابن مردویہ کبیر سے
بھی جانے جاتے ہیں ، کبیر اس لیے کہ
ان کا پوتا بھی ابن مردویہ کہلاتا ہے
اسی لیے ان کے پوتے کو ابن مردویہ
صغیر اور انہیں ابن مردویہ کبیر کہا
جانے لگا ۔ امام مؤفق بن احمد مکی
معروف به اخطب خوارزم انہیں "طراز
المحدثین" اور سید ابن طاؤس انہیں
"ملک الحفاظ" اور علامہ حلی شیعی
انہیں "سند الحفاظ" کے القاب سے یاد

کرتے ہیں ۔ ان کا مشہور ترین نام
بمع لقب کچھ اس طرح تھا " حافظ
ابی بکر ابن مردویه اصبہانی" ۔ انکی
وفات ھ ۴۱۰ سنہ میں (۸۷) سال کی
عمر میں اور رمضان کے مہینے میں
ہوئی ۔

ابن مردویه کا مذہب اہلسنت میں

درجه؛

ذہبی سیر میں کہتا ہے ؛ حافظ ،
علامه محدث اصبہان ابی بکر ابن
مردویه ۔ تذکرة الحفاظ میں ہے که ؛
حافظ الثبت علامه ابن مردویه ۔

ذہبی سیر میں کہتا ہے ؛ حافظ ، علامہ محدث اصبہان ابی بکر ابن مردویہ ۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے کہ ؛ حافظ الثبت علامہ ابن مردویہ ۔ رسالہ مستطرفہ میں ہے ؛ حافظ ابن مردویہ کبیر ۔ حافظ ابی نعیم نے تاریخ اصبہان میں لکھا ؛ احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ ۔ صفدی نے وافی میں کہا ؛ حافظ علامہ ۔ ابن تغری نے نجوم الزاہرا میں لکھا ؛ امام ، حافظ ، معتبر (ثقۃ) ابن مردویہ بہت زیادہ حدیث والے تھے ۔ طبقات المفسرین میں ہے ؛ احمد بن موسیٰ

بن مردویہ اصبہانی ، حافظ کبیر
ثابت عالم تھے اور علم الرجال میں
بصیرت رکھتے تھے ۔

امام طبرانی کی شاگردی ؛

ابن مردویہ نے اپنے باپ موسیٰ بن
مردویہ سے علم حاصل کیا بعد میں
نامور استادوں سے فیض حاصل کیا ۔ ان
استادوں کی فہرست میں ایک سب سے
بڑا نام " امام طبرانی " کا ہے ۔ امام طبرانی
کی کنیت ابوالقاسم اور لقب خمی طبرانی
شامی وغیرہ تھے ۔ پورا نام " سلیمان بن
احمد بن ایوب بن مطیر ابوالقاسم الخمی
شامی طبرانی حافظ " تھا ۔ ولادت ماہ
صفرھ ۲۶۰ سنہ اور وفات ۲۸ ذی القعدہ ھ

۳۶۰ھ سنہ میں سو سال کی عمر
میں ہوئی ۔ ذہبی ان کے بارے میں
کہتے ہیں ؛ کثرت احادیث اور متعدد
اسناد میں ان کی ذات بہت اہم تھی ۔
ابن مردویہ نے اپنی زندگی کی آدھی
روایات ، امام طبرانی کی ہی سند سے
لی ہیں ۔ امام طبرانی کے اور بھی بڑے
بڑے شاگرد ہوئے جن میں ایک بڑا
نام حافظ ابونعیم اصفہانی ، صاحب
حلیۃ الاولیاء کا ہے ۔ شاید آپ یہ سوچ
رہے ہونگے کہ میں نے امام طبرانی کا
تعارف کیوں کروایا ؟
وہ اس لیے کہ اس کتاب میں کثیر
روایات امام طبرانی ہی کی سند سے

لی گئی ہیں ، اس لیے امام طبرانی کو دکھانا ضروری سمجھا ۔

ابوالشیخ اصفھانی کی شاگردی ؛

ابن مردویه کے استادوں میں ایک نام " حافظ اصبہان ابومحمد عبداللّٰه بن محمد بن جعفر بن حیان انصاری ابوالشیخ الاصبہانی " بھی ہے که جس یه ثابت ہوتا ہے که ابن مردویه کا درجه کیا ہے ۔ ابن مردویه ابوالشیخ کے بارے میں فرماتے ہیں ؛ یه امانتدار اور معتبر آدمی تھے ۔ تاریخ بغداد میں کچھ علماء سے روایت ہے که ؛ ہم جب بھی امام طبرانی

کے پاس گئے تو انہیں مزاح کرتے اور ہنستے پایا لیکن جب بھی ابوالشیخ کے پاس گئے وہ نماز میں ہوتے تھے ۔

ابن مردویہ کے شاگرد؛

ویسے تو ابن مردویہ کے شاگروں کو شمار نہیں کیا جاسکتا لیکن جو نامور شاگرد ہیں وہ درج ذیل ہیں ؛

ابوالفضل احمد بن الحسن بن محمد بن علی الجلودی مفسر مشہور۔

ابوالحسین الذکوانی ۔

ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حافظ الکبیر ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی

الاصبہانی ۔
ابوعمرو عبدالوہاب بن حافظ کبیرابن
مندہ اصفہانی ۔
وغیرہ وغیرہ ۔

کچھ کتاب کے بارے میں

کتاب ہذا ، جس کا ترجمہ آپؑ ملاحظہ کررہے ہیں ، یہ عربی سے اردو ترجمہ ہے اور یہ کتاب عربی میں " ما نزل من القرآن فی علیؑ " کے نام سے جانی ہے اور حافظ ابن مردویہ کی تصنیف لطیف ہے -

یہ کتاب " مناقب علیؑ " کے ساتھ چھپی ہوئی ہے اور اس پر مکمل نام یہ ہے " مناقب علیؑ و ما نزل من القرآن فی علیؑ " یہ دونوں

تصنیفات حافظ ابن مردویہ کی ہیں ۔
یہ کتاب جیسا کہ مناقب کے
ساتھ چھپی ہے اور یہ کتاب " دار
الحدیث ، قم القدس ، ایران " سے
چھپی ہوئی طبعۃ الثانیہ ہے ۔
اور اس کے محقق و مخرج و مرتب
" علامہ عبدالرزاق محمد حسین
حرزالدین " صاحب قبلہ ہیں ۔
یہ کتاب اہلسنت کی کتاب ہے اور یہ
کتاب تفسیر قرآن کی قسم سے ہے ۔
مولا علیؑ کے چاہنے والے شوق سے
بسم اللہ کیجیے !

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ

قرآن میں سے
مولا علی عَلَیهُ السَّلام
کے بارے میں
کیا نازل ہوا

(۰۳۱)

[۰۰۱]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ خدا کی کتاب میں جس قدر آیتیں جناب علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس قدر کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئی ۔

[۰۰۲]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی شان میں ، ۳۰۰ آیات نازل ہوئی ۔

[۰۰۳]حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ ؛ مولا علیؑ کی شان میں ۷۰ آیات نازل ہوئی ۔

[۰۰۴]مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ ؛ قرآن مجید چار حصوں پر نازل ہوا ، ایک حصہ ہمارے بارے میں ، ایک حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں ، ایک حصہ قصص و امثال کے بارے میں ، ایک حصہ

(۰۳۲)

فرائض و احکام کے بارے میں اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیتیں ہیں ۔

اللّٰہ عزوجل کے قول "یاایھا الذین آمنوا" کی تفسیر

[۰۰۵]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ قرآن میں جہاں بھی یہ الفاظ " یا ایھا الذین آمنوا " وارد ہوئے ہیں وہاں مولا علیؑ [مؤمنین کے] رئیس اور قائد ہیں ۔

[۰۰۶]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ نہیں نازل ہوئی یہ آیت " یا ایھا الذین آمنوا " سوائے اس کے کہ وہاں مؤمنین کے امیر اور با شرف مولا علیؑ ہیں ۔

[۰۰۷]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ اللہ عزوجل نے قرآن میں الفاظ " یا ایھا الذین آمنوا " ذکر نہیں کیے سوائے یہ کہ وہاں مولا علیؑ ہی مؤمنین کے باشرف امیر ہیں ۔ اور اللہ عزوجل نے بعض مقامات پر آنحضرتؐ کے اصحاب پر عتاب کیا ہے ، مگر مولا علیؑ کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے اور ہمیں ان کے

لیے استغفار کرنے کا حکم دیا ہے ۔

[۰۰۸]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ اللہ عزوجل نے قرآن میں الفاظ " یا ایھا الذین آمنوا " ذکر نہیں کیے مگر یہ کہ وہاں رئیس المؤمنین اور امیر المؤمنین علیؑ ہیں اور ہمیں ان کے لیے استغفار کرنے کا حکم دیا ہے ۔

[۰۰۹]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت " یا ایھا الذین آمنوا " قرآن میں نہیں ہے سوائے یہ کہ وہاں مولا علیؑ ، رئیس المؤمنین ، امیر المؤمنین اور شریف المؤمنین ہیں ، اور اللہ عزوجل نے اصحاب محمدؐ پر قرآن میں عتاب کیا ہے ، لیکن مولا علیؑ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کیا ہے ۔

[۰۱۰]حضرت حذیفہؓ بن الیمان فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت " یا ایھا الذین آمنوا " نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ اس آیت کے لب لباب علیؑ ہیں ۔

[۰۱۱]حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ ؛ قرآن میں یہ الفاظ " یا ایھا الذین آمنوا " نازل نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہاں سبقت رکھنے والے مولا علیؑ ہیں کیونکہ انہوں نے اسلام میں سبقت حاصل کی ہے ۔

سُورَةُ

الْفَاتِحَةُ

(۰۳۸)

[۰۰۱] اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَـقِيْمَ

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما

سورة الفاتحة - آیت 6

[۰۱۲]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ صراط مستقیم ہم اہل البیت سے محبت کرنا ہے ۔

سُورَةُ

الْبَقَرَةُ

[٠٠٢] وَاِذَا لَقُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْآ اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْآ اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

اور جب یہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاچکے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب یہ اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مذاق کررہے تھے

سورة البقرة - آیت ١٤

[٠١٣]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ عبداللہ بن أبی اپنے دوستوں کے ساتھ آرہا تھا کہ چند اصحاب رسولؐ کو دیکھ کر اپنے دوستوں سے کہنے لگا ؛ دیکھو میں ان بیوقوفوں کو کس طرح تم سے ٹالتا ہوں ۔ یہ کہہ کر مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا ؛ شاباس اے محمدؐ رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ! اور ان کے داماد اور جناب

رسولؐ اللہ کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار ۔ جناب مولا علیؑ نے اس سے فرمایا ؛ اے عبداللہ ! خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق اللہ عزوجل کی تمام خلق سے زیادہ شریر ہوتا ہے ۔

[۰۰۳] وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

سورۃ البقرۃ - آیت 43

[۰۱۴]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت خاص طور پر نبی اکرمؐ اور مولا علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ آپؑ دونوں نے ہی سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا ۔

(۰۴۲)

[۰۰۴] الَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَؕ‏

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ " ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

سورۃ البقرۃ - آیت 156

[۰۱۵]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ مولا علیؑ تک آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو فرمایا ؛"انا للّٰہ و انا الیہ راجعون" پس یہ آیت نازل ہوگئی ۔ یہ آیت پڑھنے والا کہتا ہے ؛" ہم اللہ ہی کے ہیں " یعنی اس کی حکومت کا اقرار کرتا ہے " اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے " یعنی موت کا اقرار کرتا ہے ۔

[۰۰۵] وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی مہربانی کرنے والا ہے

سورۃ البقرۃ - آیت **207**

[۰۱۶]حضرت ابن عباسؓ اور امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ ؛ امام علیؑ بن ابی طالبؑ ، نبی اکرمؐ کے بستر پر ایک رات سوئے ۔

[۰۱۷]حضرت امام زین العابدین علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ ؛ سب سے پہلے جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لیے اپنا نفس بیچا ، وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۰۰۶] اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

جو لوگ اپنے مال دان رات خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، اور نہ انہیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا۔

سورۃ البقرۃ - آیت 274

[۰۱۸]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت

علیؑ بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ۔

[۰۱۹]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ حضرت

علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس چار دراہم تھے ۔ پس

آپؑ نے ایک درہم رات میں اور ایک درہم دن میں

اور ایک درہم چھپا کر اور ایک درہم علی الاعلان

صدقہ کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت " الذین ینفقون اموالھم بالیل و النھار سراً و علانیۃ " نازل فرمادی ۔

[۰۲۰]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ آپؑ کے پاس چار دراہم تھے ، آپؑ نے رات میں ایک درہم ، دن میں ایک درہم ، چھپ کر ایک درہم اور علانیہ ایک درہم خرچ کیے ۔

[۰۲۱]حضرت ابن عباسؓ اسی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ؛ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس چار دینار تھے ، پس آپؑ نے صدقہ کر دیا ایک دینار دن میں اور ایک دینار رات میں اور ایک دینار چھپ کر اور ایک دینار علانیہ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی ۔

سُوْرَةُ

آلِ عِمْرَانْ

[۰۰۷] فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

پیغمبر علم کے آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند, اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں

سورة آل عمران - آیت **61**

[۰۲۲]حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ؛ عاقب اور طیب نبی اکرمؐ کے پاس آئے ۔ آپؐ نے انہیں ملاعنہ کے لیے کہا اور صبح کو حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ اور امام

حسنؑ اور امام حسینؑ کو لیے ہوئے آپؐ تشریف لائے اور انہیں کہلا بھیجا ، انہوں نے قبول نہ کیا اور خراج دینا منظور کرلیا ۔ آپؐ نے فرمایا ؛ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ، اگر یہ دونوں [عاقب اور طیب خراج دینے کے بارے میں] "نہیں" کہتے تو وادی ان پر آگ برساتی ۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ؛ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی ۔ فرماتے ہیں ؛ "انفسنا" سے مراد نبی کریمؐ اور مولا علیؑ کی ذات ہے ، "و ابنائنا" سے مراد امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں اور "نسائنا" سے مراد سیدہ فاطمہ الزہراؑ کی ذات اطہر ہے ۔

[۰۲۳]حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ؛ عاقب اور طیب نبی اکرمؐ کے پاس آئے ۔ آپؐ نے ان دونوں کو اسلام کی دعوت دی ۔ دونوں نے کہا ؛ اے محمدؐ ! ہم پہلے سے ہی مسلمان ہیں ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم دونوں جھوٹ بکتے ہو ، اور اگر چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تمہیں اسلام سے کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ دونوں نے کہا ؛ تو پھر بتادیں؟ آپؐ نے فرمایا ؛ تمہیں اسلام قبول کرنے سے صلیب کی محبت ، شراب نوشی اور خنزیر خوری نے روکا ہوا ہے ۔ آپؐ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی ۔ انہوں کہا ؛ ہم کل مباہلہ کریں گے ۔ صبح ہوئی ، آپؐ گھر سے باہر نکلے ، آپؐ نے علیؑ ، فاطمہؑ ، حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ۔ نبی اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ آؤ اور مباہلہ کرو ۔ ان دونوں نے مباہلہ سے معذرت کی اور اس کے بجائے خراج دینا قبول کیا ۔آپؐ نے فرمایا ؛ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق

کے ساتھ بھیجا ، اگر یہ دونوں [خراج دینے کے لیے] نہیں کہتے تو وادی ان پر آگ برساتی ۔ جابرؓ فرماتے ہیں ؛ یہ آیت انہیں حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ، "ندع ابناءنا" یعنی امام حسنؑ اور امام حسینؑ ، "و نساءنا" یعنی سیدہ فاطمہؑ ، "و انفسنا" یعنی نبی اکرمؐ اور مولا علیؑ ۔

[۰۲۴]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ جب نبی اکرمؐ نے وفد نجران کے سامنے آیت مباہلہ کو پڑھا اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ آپؐ ہمیں غور کرنے کا موقع دیں ، ہم کل آپؐ کو اس کا جواب دیں گے ۔ پھر انہوں نے آپس میں صلاح مشورے کیے انہوں نے عاقب سے کہا جوکہ انکا دیانتدار آدمی تھا ؛ اے عبد المسیح [عاقب کا نام] تمہارا کیا خیال ہے؟

اس نے کہا ؛ اے گروہ نصاریٰ ! تمہیں اچھی طرح

سے معلوم ہے کہ محمدؐ مرسل نبی ہے اور وہ صاحب فضیلت ہے ۔آج تک جس قوم نے بھی کسی بھی نبیؑ سے مباہلہ کیا تو نہ تو ان کا کوئی بڈھا محفوظ رہا اور نہ ہی ان کا کوئی بچہ دنیا میں زندہ رہا ۔اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً تم ہلاک ہوجاؤگے ۔ اگر تم اپنے دین کی بقا اور اپنی نجات چاہتے ہو تو محمدؐ کو الوداع کہو اور اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ ۔

صبح کو وہ لوگ تیاری کرہی رہے تھے کہ نبی اکرمؐ امام حسینؑ کو اٹھائے ہوئے اور امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے انکی طرف آئے ۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؑ آپؐ کے پیچھے چل رہی تھیں اور مولا علیؑ ، سیدہ فاطمہؑ کے پیچھے چل رہے تھے اور نبی اکرمؐ ان حضراتؑ سے فرمارہے تھے کہ ؛ جب میںؐ دعا مانگوں تم سبؑ آمین کہہ دینا ۔

اسقف نجران نے کہا ؛ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں ، کہ اگر یہ خدا سے پہاڑ کے ہٹانے کا بھی

سوال کریں تو اللہ عزوجل پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے ہٹادے ! مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی بھی نصرانی نہیں رہے گا ۔چنانچہ نصاریٰ کے وفد نے نبی اکرمؐ سے کہا ؛

اے ابو القاسمؐ ، ہم آپؐ سے مباہلہ نہیں کرنا چاہتے ۔ آپؐ اپنے دین پر قائم رہیں اور ہمیں ہمارے دین پر قائم رہنے دیں ۔

نبی اکرمؐ نے ان سے فرمایا ؛ اگر تم مباہلہ نہیں کرنا چاہتے تو مسلمان ہوجاؤ اور مسلمانوں میں شریک ہوجاؤ ۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ پھر میں تم سے جنگ کروں گا ۔ انہوں نے کہا ؛ ہمارے پاس عربوں سے جنگ کرنے کی طاقت موجود نہیں ہے ، البتہ اس کے عوض ہم آپؐ سے مصالحت کرتے ہیں کہ آپؐ ہم سے جنگ نہ کریں گے اور ہمیں خوف زدہ نہیں کریں گے

اور ہمیں ہمارے دین سے نہیں ہٹائیں گے ۔ اس کے عوض ہم ہر سال دو ہزار پوشاکیں دیں گے ، ایک ہزار پوشاک ماہ صفر میں اور ایک ہزار پوشاک ماہ رجب میں دیں گے ۔ نبی اکرمؐ نے اس شرط پر ان سے مصالحت کرلی ۔

[۰۰۸] وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۖ

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو

سورۃ آل عمران - آیت 103

[۰۲۵]امام ابن مردویہ کہتے ہیں ؛ ہمارے پاس یہ روایت اٹھانوے [۹۸] طریقوں [یعنی سندوں] سے آئی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں لوگوں میں دو چیزوں کو خلیفہ بنا رہا ہوں ، یعنی اللہ عزوجل کی

پاک کتاب اور عترت اہلبیتؑ ۔ تم لوگ اگر ان سے متمسک رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ۔

[۰۲۶]ابن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہمیں ایک سو تیس [۱۳۰] طریقوں سے آئی ہے کہ ؛ عترت نبیؐ ، مولا علیؑ ، سیدہ فاطمہؑ ، امامین حسنینؑ ہیں ۔

[۰۰۹] يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ

جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں

سورة آل عمران - آیت **106**

[۰۲۷]ابی امامۃ باہلی نبی اکرمؐ سے اللہ عزوجل کے اس قول "اس دن کچھ چہرے سیاہ ہونگے" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ؛ اس سے مراد خوارج ہیں ۔[خوارج یعنی وہ لوگ

جنھوں نے جنگ نہروان میں مولا علیؑ کے خلاف
بغاوت کی اور جنگ کی۔ من المترجم]

[۰۱۰] اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ‌ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ

وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے

سورۃ آل عمران - آیت 173

[۰۲۸]ابو رافع سے روایت ہے کہ ؛ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو چند افراد کے ساتھ ابوسفیان کی تلاش میں بھیجا تو قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی ان سے ملا اور

(۰۵۶)

کہا ؛ قوم نے تمہارے خلاف لشکر جمع کیا ہے ۔
تو انہوں نے [یعنی علیؑ اور ان کے ساتھیوں نے]
کہا ؛ "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" تب یہ آیت نازل
ہوگئی ۔

سُورَةُ النِّسَاءِ

(۰۵۸)

[۰۱۱] یَـاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡـعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡـعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ۚ

ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو رسول اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں

سورة النساء - آیت **59**

[۰۲۹]حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ امام علیؑ نے یہ آیت "اولی الامر منکم" تلاوت فرمائی اور فرمایا ؛ میں ان میں سے ہوں [یعنی اولی الامر ہوں] ۔

[۰۳۰]عبدالغفار بن القاسم فرماتے ہیں کہ میں نے امام جعفرؑ بن محمدؑ الصادق سے اس آیت میں اولی الامر کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ؛ خدا کی قسم ! مولا علیؑ ان میں سے ہیں ۔

سُورَةُ

الْمَائِدَةُ

[۰۱۲] اَ لۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَ تۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کردیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنادیا ہے

سورة المائدة - آیت 3

[۰۳۱]ابی ہارون العبدی ، ابی سعید خدری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی تھی جبکہ آپؐ نے حضرت علیؑ کیلیے فرمایا تھا ؛ جس کا میںؐ مولا ہوں ، علیؑ بھی اس کا مولا ہے ۔

[۰۳۲]حضرت ابی سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ؛ جب نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کو غدیر خم کے دن منصب عطا فرمایا اور ان کے لیے ولایت کا اعلان فرمایا تب جبریلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے ۔

[۰۳۳]ابی ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ؛ جب غدیر خم کا دن تھا اور وہ اٹھارہ ذی الحجہ کا دن تھا ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جس کا میںؑ مولا ہوں ، علیؑ بھی اس کا مولا ہے ۔ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی ۔

[۰۳۴]مجاہد بن جبر فرماتے ہیں کہ یہ آیت غدیر خم کے مقام پر نازل ہوئی تب نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ہم دین کے مکمل ہونے ، نعمتوں کے تمام ہونے اور رب عزوجل کے میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر تکبیر کہتے ہیں ۔

[۰۳۵]حضرت ابی سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ؛ غدیر خم کے مقام پر نبی اکرمؐ نے لوگوں کو بلاکر درخت کے نیچے سے کانٹے ہٹانے کا حکم

دیا ۔ پھر آپؐ نے امام علیؑ کو بلاکر ان کا بازو پکڑ کر بلند فرمایا یہاں تک کہ لوگوں نے نبی اکرمؐ کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا ۔ پس آپؐ نے فرمایا ؛ جس کا میںؐ مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے ۔ پھر لوگوں کے متفرق ہونے سے پہلے ہی یہ آیت "الیوم اکملت لکم ...." نازل ہوگئی ۔ تب نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ہم دین کے مکمل ہونے ، نعمتوں کے تمام ہونے اور رَبّ عزوجل کے میریؐ رسالت پر اور علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر تکبیر کہتے ہیں ۔ [اللہ اکبر] ۔

[۰۳۶]حضرت ابی سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے تمام لوگوں کو غدیر خم کی طرف بلایا اور درخت کے نیچے سے کانٹے ہٹانے کا حکم دیا اور وہ جمعرات کا دن تھا ۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو امام علیؑ کی ولایت کی طرف دعوت دی ۔

اور حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر اتنا بلند فرمایا

کہ تمام لوگوں کو آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی ۔ لوگ ابھی ایک دوسرے سے جدا بھی نہ ہوئے تھے کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم ....." نازل فرمائی ۔ پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ دین کے مکمل ہونے اور دین کے تمام ہونے پر اللہ عزوجل کے لیے ہی بڑائی اور کبریائی ہے اور پروردگار میری رسالت اور علیؑ کی ولایت کے پر راضی ہوا ہے ۔

پھر آپؐ نے فرمایا ؛ اے اللہ ! تو اسے دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور تو اس کی مدد فرما جو علیؑ کی مدد کرے ، تو اس کی مدد کرنا چھوڑدے دے جو علیؑ کی مدد چھوڑدے ۔
پھر حسان بن ثابت انصاری نے عرض کیا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ، اگر آپؐ کی اجازت ہو تو میں چند

اشعار بیان کروں ؟

آپؐ نے فرمایا ؛ تم اللہ عزوجل کی برکت سے اشعار بیان کرو ۔ حسان بن ثابت نے کہا ؛ اے قریش کے عوام و خواص ! اللہ کے رسولؐ کی گواہی کو سنو ۔

[اشعار کا ترجمہ پیش خدمت ہے]

۱/مسلمانوں کے نبیؐ نے غدیر کے دن ، غدیر خم کے مقام پر انہیں پکارا اور میں نبی اکرمؐ کی ندا کو سن رہا تھا ۔

۲/آپؐ نے فرمایا میںؐ تمہارا مولا اور ولی ہوں اور سب لوگوں نے اس کا اقرار کیا اور وہاں کسی نے اس چیز کو نہیں چھپایا ۔

۳/انہوں نے اقرار کیا کہ آپؐ کا معبود ہمارا آقا و مولا ہے اور آپؐ بھی ہمارے ولی ہیں اور آپؐ کے اس حکم کی مخلوق میں کوئی بھی نافرمانی نہیں

کرے گا ۔

۴/پھر نبی اکرمؐ نے امام علیؑ سے فرمایا اے علیؑ کھڑے ہوجاؤ ، بیشک میں اپنے بعد تم سے امام اور ہادی کے طور پر راضی اور خوش ہوں ۔

[۰۱۳] و [۰۱۴] اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رَاکِعُوۡنَ*وَمَنۡ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ھُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ

ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبانِ ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰ دیتے ہیں * اور جو بھی اللہ ,رسول اور صاحبانِ ایمان کو اپنا سرپرست بنائے گا تو اللہ کی ہی

جماعت غالب آنے والی ہے

سورۃ المائدۃ - آیت 55 , 56

[۰۳۷]حضرت ابن عباسؓ اللہ عزوجل کے اس قول "انما ولیکم اللہ ......" کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ۔

[۰۳۸]حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہے تھے کہ جب رکوع میں تھے تو ایک سائل گذرا ، تو آپؑ نے اسی حالت میں اس کو انگوٹھی عطا فرمائی ، تب یہ آیت نازل ہوئی ۔

[۰۳۹]امام علیؑ بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ ؛ یہ آیت "انما ولیکم اللہ ......" نبی اکرمؐ پر ان کے گھر میں نازل ہوئی ۔ پس نبی اکرمؐ گھر سے باہر آئے اور مسجد میں داخل ہوئے ۔ آپؐ مسجد میں تشریف لائے جبکہ کوئی

آدمی نماز میں رکوع کی حالت میں ، کوئی سجدہ کی حالت میں تو کوئی قیام میں کھڑا تھا ، پس ایک سائل نمودار ہوا ۔

نبی اکرمؐ نے سائل سے پوچھا ؛ اے مانگنے والے ! کیا کسی نے تجھے کوئی چیز دی ؟

سائل نے کہا ؛ نہیں ، مگر اس رکوع کرنے والے نے مجھے انگوٹھی عطا کی ہے ۔

[۰۴۰]حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں ؛ ایک سائل مولا علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس رکا جب کہ مولا علیؑ نفلی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے ، پس آپؑ نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دیدی ، تب یہ آیت نازل ہوئی " انما ولیکم اللہ ... " ۔

[۰۴۱]حضرت عمارؓ بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ ؛ ایک سائل علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس آکے کھڑا ہوگیا

جب کہ آپؑ نفلی نماز ادا کررہے تھے ۔
مولا علیؑ نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دیدی ، وہ سائل نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب واقعہ بیان کیا ۔
تب نبی اکرمؐ پر یہ آیت نازل ہوئی ، نبی اکرمؐ نے یہ آیت صحابہ کو پڑھ کر سنائی اور پھر فرمایا ؛ جس جس کا میںؐ سردار ہوں علیؑ بھی اس کا سردار ہے ، اے اللہ ! دوست رکھ اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علیؑ کو دشمن رکھے ۔

[۰۴۲]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ مسجد کی جانب نکلے جب کہ لوگ نماز ادا کررہے تھے کوئی رکوع کررہا تھا تو کوئی سجدہ ، کوئی قیام کی حالت میں تھا تو کوئی قعدہ کی حالت میں اور ایک مسکین نے آکر سوال کیا ، پس نبی اکرمؐ مسجد میں داخل ہوئے اور سائل سے فرمایا ؛ کسی نے کوئی چیز عطا کی ؟

سائل نے کہا ؛ جی ہاں ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ کس نے عطا کی ؟

سائل نے کہا ؛ یہ جو آدمی کھڑا ہے !

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ وہ کس حالت میں تھا کہ تجھے عطا کیا ؟

سائل نے کہا ؛ وہ رکوع کی حالت میں تھا ۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ؛ اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ تھے ۔

پس نبی اکرمؐ نے تکبیر کہی اور فرمایا ؛ " ومن یتول اللہ ورسولہ ... " ۔

[۰۴۳]حضرت ابورافعؓ بیان کرتے ہیں ؛ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ سو رہے تھے اور آپؐ پر وحی نازل ہورہی تھی ، گھر کی ایک جانب سانپ تھا میں نے یہ ناپسند کیا کہ میں یہاں اور یہ بھی ناپسند کیا کہ نبی اکرمؐ کو بیدار کروں اور یہ بھی خوف تھا کہ کہیں آپؐ پر وحی نازل نہ ہورہی ہو

تو میں سانپ اور نبی اکرمؐ اور سانپ کے درمیان لیٹ گیا تاکہ سانپ کی جانب سے کوئی تکلیف پہنچے تو مجھے پہنچے ، نبی اکرمؐ کو نہ پہنچے ۔
میں چند لمحات ہی ٹھہرا تھا کہ نبی اکرمؐ بیدار ہوگئے اور آپؐ یہ آیت تلاوت کررہے تھے " انما ولیکم اللہ ... " اور فرمایا ؛ تمام تر تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے علیؑ کے لیے نعمتوں کو مکمل کردیا اور علیؑ کے لیے فضل تیار کیا ۔

[۰۴۴] و [۰۴۵] حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ؛ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اہل کتاب کا ایک گروہ ظہر کے وقت نبی اکرمؐ کے پاس آیا ، اور انہوں نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمارے گھر دور ہیں ہم اس مسجد کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں پاتے جہاں ہمارے پاس کوئی بیٹھے یا ہمارے ساتھ میل جول رکھے کیونکہ ہماری قوم نے جب یہ دیکھا کہ ہم نے

اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی ہے اور ان کے دین کو ترک کردیا ہے تو انہوں نے اپنی عداوت کو ظاہر کیا اور انہوں نے قسم اٹھائی کہ وہ ہمارے ساتھ میل جول نہیں رکھیں گے اور نہ ہمارے ساتھ کھائیں گے پیئیں گے ، یہ چیز ہمارے لیے بڑی تکلیف دہ ہے ۔

اسی اثناء میں کہ وہ لوگ نبی اکرمؐ کی خدمت میں شکایت کررہے تھے ، یہ آیت " انما ولیکم اللہ ... " نازل ہوئی ۔

ظہر کی اذان دی گئی اور نبی اکرمؐ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ نماز میں تھے جب کہ کوئی رکوع تو سجدہ ، کوئی قیام تو کوئی قعدہ کررہا تھا ۔

ایک مسکین سوال کررہا تھا ، نبی اکرمؐ داخل ہوئے اور اس پوچھا ؛ کسی نے کوئی چیز عطا کی ؟

سائل بولا ؛ جی ہاں ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ کس نے عطا کیا ؟

سائل بولا ؛ یہ جو آدمی کھڑا ہے ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ یہ کس حالت میں تھا کہ تجھے عطا کیا ؟

سائل نے کہا ؛ اور وہ رکوع کررہا تھا اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ تھے ۔

نبی اکرمؐ نے اس موقعے پر نعرہ تکبیر لگایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی " و من یتول اللہ و رسولہ " ۔

[۰۴۶]حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن سلام اپنی قوم کے چند مسلمان بھائیوں کے ساتھ آکر نبی اکرمؐ کی خدمت میں عرض کرنے لگے ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمارے گھر بہت دور ہیں اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری مجلس نہیں کہ جس میں ہم بیٹھ سکیں ، جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسولؐ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کی تصدیق کی ہے انہوں نے ہم سے ملاقات چھوڑدی ہے اور عہد کرلیا ہے کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہیں اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہیں اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہیں ، یہ بات ہم پر نہایت شاق گذر رہی ہے ۔

نبی اکرمؐ نے ان لوگوں سے فرمایا ؛ " ایمان والو تمہارا ولی بس اللہ ہے ، اور اس کا رسولؐ اور وہ صاحبان

ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں " ۔

پھر نبی اکرمؐ مسجد سے باہر تشریف لے گئے جب کہ لوگ قیام اور رکوع کی حالت میں تھے ۔

پس نبی اکرمؐ نے ایک سائل کو دیکھا اور اس سے پوچھا ؛ کسی نے کوئی چیز عطا کی ؟

سائل نے کہا ؛ جی ہاں ، ایک انگوٹھی ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ کس نے عطا کی ؟

سائل نے کہا ؛ یہ جو کھڑا ہوا ہے اور ہاتھ سے مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ یہ کس حالت میں تھا کہ تجھے عطا کیا ؟

سائل نے کہا ؛ اس نے عطا کیا اور وہ رکوع کررہا تھا ۔

پس نبی اکرمؐ نے تکبیر کہی اور یہ آیت تلاوت فرمائی " و من یتول اللہ و رسولہ ... " ۔

پھر حسان بن ثابت نے یہ اشعار پڑھے ؛

[ترجمہ]

۱/اے ابوالحسنؑ تجھ پر میری روح اور جان قربان ہو ۔ اور راہ ہدایت میں ہر سستی اور جلدی کرنے والا قربان ہوجائے ۔

۲/یہی تو وہ ہے کہ تونے عطا کی جب کہ تو رکوع میں تھا ۔ تجھ پر تمام مخلوق کی جانیں فدا ہوں ۔

۳/اے بہترین رکوع کرنے والے اپنی مبارک انگوٹھی دینے والے ۔ اور اے بہترین بیچنے والے اور بہترین خریدنے والے ۔

۴/پس اللہ تعالیٰ نے تیری شان میں بہترین ولایت نازل کی ۔ اور اسے آیات محکمات میں بیان کیا ۔

نیز حسان بن ثابت نے یہ اشعار بھی کہے ؛

۱/کون ہے وہ جس نے حالت رکوع میں انگوٹھی صدقہ کے طور پر دی اور یہ راز اپنے دل میں رکھا ۔

۲/کون ہے وہ جو محمدؐ کے بستر پر سویا جبکہ محمدؐ رات کے وقت غار کی طرف جا رہے تھے ۔

۳/کون ہے جس کو قرآن کی نو آیات میں مؤمن کہا گیا ہے جو آیات کثرت سے پڑھی جاتی ہیں ۔

[۱۵] يَـاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسٰلَـتَهٗ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡـكٰفِرِيۡنَ

اے رسولؐ جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیئے ، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی، اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچا لے گا بےشک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

سورة المائدة - آیت 67

[۰۴۷]حضرت ابی سعید خدریؓ فرماتے ہیں ؛ یہ آیت " یا ایہا الرسول بلغ ..." نبی اکرمؐ پر غدیر خم کے دن ، علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۰۴۸]حضرت ابن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں ؛ ہم یہ آیت نبی اکرمؐ کے دور میں اس طرح پڑھتے تھے " یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ۔ ان علیاً مولی المؤمنین ۔ و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس " ترجمہ " اے رسولؐ ! تبلیغ کردو اس کی جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے کہ علیؑ مؤمنوں کا سردار ہے اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو آپؐ نے رسالت ادا نہ کی اور آپؐ کو اللہ عزوجل لوگوں سے بچا لے گا ۔

[۰۴۹]حضرت ابوحمزہؓ فرماتے ہیں ؛ یہ آیت " یا ایہا الرسول ..." ولایت کی شان میں نازل ہوئی ۔

[۰۵۰]حضرت زیدؓ بن علیؑ بن حسینؑ فرماتے ہیں ؛ جب جبرائیلؑ ولایت کا حکم لے کر آئے تو یہ امر نبی اکرمؐ پر دشوار گذرا اور فرمایا ؛ میری قوم ابھی ابھی جاہلیت کے زمانے سے نکلی ہے ، تو یہ آیت نازل ہوگئی ۔

[۰۵۱]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ؛ جب نبی اکرمؐ کو اللہ عزوجل کا حکم ہوا کہ علیؑ کے بارے میں جو کہنا ہے کہہ دیں ، نبی اکرمؐ نے عرض کیا ؛ یا رب عزوجل ! میری قوم ابھی ابھی عہد جاہلیت سے باہر آئی ہے ۔
پھر آپؐ حج کو تشریف لے گئے ، جب آپؐ واپس

ہوکر غدیر خم پر ٹھہرے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت " یا ایہا الرسول ... " نازل فرمائی ۔

پس حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر لوگوں کی طرف روانہ ہوئے اور فرمایا ؛ اے انسانوں ! کیا میں تمہاری جانوں پر حاکم نہیں ہوں ؟

لوگوں نے کہا ؛ جی ہاں اے اللہ کے رسولؐ !

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے اللہ ! جس جس کا میں حاکم ہوں اس اس کا علیؑ حاکم ہے ، اے اللہ دوست رکھ اُسے جو اِسے دوست رکھے ، دشمن رکھ اُسے جو اِسے دشمن رکھے ، چھوڑدے اُسکو جو اِسکو چھوڑدے ، مدد کر اُسکی جو اِسکی مدد کرے ، محبت کر اُس سے جو اِس سے محبت کرے ، بغض رکھ اُس سے جو اِس سے بغض رکھے ۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ اللہ کی قسم ! یہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہوگئی ۔

اور حسان بن ثابت نے [یہ بیت] کہا ؛

[ترجمہ]

۱/مسلمانوں کے نبیؐ نے غدیر کے دن خم کے مقام پر ندا دی اور میں نے اس ندا کو سنا ۔

۲/آپؐ نے فرمایا ؛ تمہارا مولا کون ہے ؟ تو سب لوگوں نے کہا اور کسی نے اس چیز کو نہیں چھپایا ۔

۳/سب نے اقرار کیا کہ آپؐ کا معبود ہمارا مولا ہے اور آپؐ ہمارے ولی ہیں اور آپؐ آج ہم میں سے کسی کو نافرمان نہیں پائیں گے ۔

۴/پس آپؐ نے فرمایا اٹھ یا علیؑ بیشک میں اپنے بعد تیرے امام اور ہادی ہونے پر راضی ہوا ۔

[۱۶] يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَـكُمْ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو

پاکیزہ چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو

سورۃ المائدۃ - آیت 87

[۰۵۲]حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں یہ آیت مولا علیؑ اور ان کے اصحاب کے متعلق نازل ہوئی -

[۰۵۳]قتادہ بیان کرتے ہیں ؛ مولا علیؑ اور آپؑ کے اصحاب کی ایک جماعت جس میں عثمان بن مظعونؓ بھی تھے یہ ارادہ کیا کہ دنیا سے دور ہوجائیں اور عورتوں کو ترک کردیں اور راہب بن جائیں پس یہ آیت نازل ہوگئی " لا تحرموا ... " -

[۰۵۴]حسن عدنی بیان کرتے ہیں ؛ علیؑ بھی ان

(۰۸۱)

لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ارادہ کیا کہ وہ شہوات کو اپنے اوپر حرام کرلیں ۔

سُورَةُ

الْأَنْعَامُ

[۱۷]مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ

جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے

سورة الأنعام - آیت 160

[۰۵۵]مولا علیؑ قرآن مجید کی اس آیت " جو شخص کوئی نیکی لیکر آئیگا " کے متعلق فرمایا ؛ نیکی یعنی اہل بیتؑ سے محبت کرنا اور برائی یعنی ہم سے بغض رکھنا ہے اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا اسے اللہ عزوجل منہ کے بل جہنم میں جھونک دے گا ۔

سُورَةُ

الأَعْرَافِ

[۱۸]وَنَادٰی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

اور جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے کہ : ہمارے پروردگار نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا، ہم نے اسے بالکل سچا پایا ہے

سورة الأعراف - آیت 44

[۰۵۶]امام ابوجعفرؑ باقر نے ارشاد فرمایا ؛ وہ [یعنی ندا دینے والے] علیؑ بن ابی طالبؑ ہونگے ۔

[۱۹]وَنَادٰی اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ

(۰۸۶)

اور اعراف والے ان لوگوں کو جنہیں وہ نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے

سورۃ الأعراف - آیت 48

[۰۵۷]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ ہم ہی اصحاب اعراف ہیں ، جس شخص کو ہم اس کی علامت سے پہچانیں گے اس کو ہم جنت میں داخل کریں گے ۔

[۲۰]وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَـقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ

ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ٹھیک حق کے مطابق ہدایت اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا ہے

سورۃ الأعراف - آیت 181

(۰۸۷)

[۰۵۸]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوجائے گی ، ان میں بہتر جہنمی اور ایک فرقہ جنتی ہے جس کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا " ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ٹھیک حق کے مطابق ہدایت اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا ہے " اور وہ میں [علیؑ] اور میرے شیعہ ہیں ۔

[سبحان اللہ ، ماشاء اللہ ، جزاک اللہ ، لا الہ الا اللہ]

سُورَةُ الأَنفَالُ

[۲۱]يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْۚ

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسُول تمہیں اس چیز کی طرف بُلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے

سورة الأنفال - آیت 24

[۰۵۹]امام ابوجعفر باقرؑ نے ارشاد فرمایا ؛ یعنی

[نبی اکرمؐ] جب ولایت علیؑ کی طرف بلائیں۔

[۲۲]وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنھوں نے ظلم کیا ہوگا اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے

[۰۶۰]ابن مردویہ آٹھ سندوں سے یہ روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنینؑ نے زبیر بن العوام سے کہا ؛ کیا تمھیں یاد نہیں کہ تم ایک دن مدینہ میں مجھ سے بات کررہے تھے ، کہ نبی اکرمؐ گھر سے نکلے اور تمھیں میرے پاس دیکھا اور تم مسکرا رہے تھے ، نبی اکرمؐ نے تم سے کہا ؛ کیا تم علیؑ کو دوست رکھتے ہو ؟

تم نے کہا تھا ؛ کیوں نہ دوست رکھوں ایسے شخص کو کہ اس کے اور میرے درمیان ازروئے نسب اور اللہ کے لیے محبت کے سوا کوئی نہیں ۔ نبی اکرمؐ نے تم [یعنی زبیر] سے فرمایا تھا ؛ تم عنقریب اس سے [یعنی علیؑ سے] لڑوگے اور تم ظالم قرار پاؤگے ۔

تم نے کہا تھا ؛ میں اس عمل سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں ۔

[۰۶۱]حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا ؛ اے ابن مسعود ! علیؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے " واتقوا فتنۃ لا ... " ۔
نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ جس نے بھی علیؑ کے ساتھ ظلم کیا اس نے میریؐ نبوت اور مجھ سے قبل کے نبیوںؑ کی نبوت سے کفر کیا ۔

[۲۳]وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ

اور [اے پیغمبر] وہ وقت یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے خلاف منصوبے بنا رہے تھے کہ تمہیں گرفتار کرلیں، یا تمہیں قتل کردیں، یا تمہیں [وطن سے] نکال دیں، وہ اپنے منصوبے بنا رہے تھے اور اللہ اپنا منصوبہ بنا رہا تھا اور اللہ سب

سے بہتر منصوبہ بنانے والا ہے

سورة الأنفال - آیت 30

[۰۶۲]حضرت ابن عباسؓ سے اللہ عزوجل کے قول " و اذ یمکر الذین ... " کے متعلق مروی ہے کہ فرمایا ؛ ایک رات مکہ مکرمہ میں قریش نے مجلس مشاورت قائم کی ، ان میں سے بعض نے کہا کہ جب صبح ہوجائے تو محمدؐ کو بیڑیوں میں جکڑ دو ، بعض نے کہا کہ قتل کردو ، اور بعض نے انہیں نکال دینے کا مشورہ کیا ۔ اللہ عزوجل نے نبی اکرمؐ کو مشرکین کی اس مشاورت کی اطلاع دے دی ۔

چنانچہ اس رات نبی اکرمؐ کے بستر پر حضرت علیؑ سوگئے ، اور نبی اکرمؐ وہاں سے نکل کر غار میں چلے گئے ، مشرکین ساری رات حضرت علیؑ کو نبی اکرمؐ سمجھتے ہوئے پہرہ داری کرتے رہے اور صبح ہوتے ہی انہوں نے ہلہ بول دیا ، لیکن دیکھا تو وہاں حضرت علیؑ تھے اس طرح اللہ عزوجل نے ان کے مکر کو ان

پر لوٹا دیا ، وہ حضرت علیؑ سے کہنے لگے کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں ؟

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ مجھے نہیں پتہ ۔

پھر وہ نبی اکرمؐ کے نشانات قدم تلاش کرتے ہوئے نکلے ، جب وہ اس پہاڑ پر پہنچے تو انہیں التباس ہوگیا ، وہ پہاڑ پر بھی چڑھے اور اسی غار کے پاس سے بھی گذرے ، لیکن انہیں غار کے دہانے پر مکڑی کا جالا دکھائی دیا ، جسے دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ اگر وہ یہاں ہوتے تو اس غار کے دہانے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا ۔

نبی اکرمؐ اس غار میں تین راتیں ٹھہرے رہے ۔

[۲۴]وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَ لِيْمٍ

اور اس وقت کو یاد کرو جب انہوں

نے کہا کہ خدایا اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا عذاب الیم نازل کردے

سورة الأنفال - آیت 32

[۰۶۳]سفیان بن عیینہؒ سے ایک شخص نے اللہ تعالی کے اس فرمان " سال سائل بعذاب واقع " ترجمہ " سوال کرنے والے نے سوال کیا عذاب واقع کا " کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوا تو انہوں نے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جو تم سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا ۔

مجھے بیان کیا امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباءِ طاہرینؑ کی سند سے کہ جب نبی اکرمؐ نے غدیر خم پر لوگوں کو ندا دی اور وہ سب اکٹھے ہوگئے تو

(۰۹۵)

آپؐ نے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ؛ جس جس کا میں سردار ہوں اس اس کا علیؑ سردار ہے ، تو حدیث تمام شہروں میں پھیل گئی ، جب یہ حدیث حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو وہ نبی اکرمؐ کے پاس اپنی ناقہ پر سوار ہوکر آیا اپنی سواری کو بٹھایا ، اور اتر کر کہا ؛ اے محمدؐ ! آپؐ نے اللہ کے متعلق ہم کو حکم دیا کہ ہم گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں ، تو ہم نے اس بات کو قبول کرلیا ، پھر آپؐ نے پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تو اس کو بھی قبول کرلیا ، پھر آپؐ اس پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے چچازاد کے دونوں بازو بلند کردیے اور ہم پر اسکو فضیلت دی اور کہا جس کا میں سردار ہوں علیؑ بھی اس کا سردار ہے ، یہ بات آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے ؟

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، بے شک یہ اللہ کی طرف سے ہے ۔

پس حارث بن نعمان پلٹا اور اپنی سواری تک جانا چاہتا تھا تو وہ یہ کہتا جاتا تھا ؛ اے اللہ جو کچھ محمدؐ کہہ رہے ہیں اگر یہ حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر نازل کر یا اس بھی سخت عذاب میں ڈال ۔

چنانچہ وہ اپنی سواری تک نہ پہنچنے پایا تھا کہ اللہ عزوجل نے ایک ایسا پتھر پھینکا جو اس کی کھوپڑی پر آگرا اور اس کی دُبُر سے جا نکلا اور وہ ڈھیر ہوگیا ۔

پس اللہ عزوجل نے یہ آیت " سال سائلٍ بعذاب واقع " [معارج ۱] نازل فرمائی ۔

[۲۵]وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ

لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا

سورۃ الأنفال - آیت 41

[۰۶۴]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ میںؑ نے نبی اکرمؐ کی بارگاہ میں عرض کیا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! کیا آپؐ مجھے والی نہیں بنا دیں گے اس خمس پر جو اللہ نے ہمارے لیے خاص کیا ہے ؟
تو نبی اکرمؐ نے مجھے اس کا والی بنادیا ۔

[۰۶۵]حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں ؛ آلؑ محمدؐ

وہ ہیں جنہیں خمس عطا کیا گیا اور وہ آل علیؑ ، آل عباسؓ ، آل جعفرؓ ، آل عقیلؓ ہیں ۔

[۲۶]هُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَۙ

اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تیری تائید کی ہے

سورة الأنفال - آیت 62

[۰۶۶]حضرت ابوحمراءؓ فرماتے ہیں ؛ میں نے نبی اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ؛ معراج کی رات میں نے عرش کے پائے پر یہ تحریر دیکھی ؛

" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ " ترجمہ " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور مخلوق میں میرے [یعنی اللہ کے] صفی ہیں ، میں نے ان

کی تائید علیؑ کے ذریعہ سے کی اور علیؑ کے ذریعہ سے ان کی مدد فرمائی ۔

[۲۷]وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

اور قرابتدار کتابِ خدا میں سب آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ اوّلیت اور قربت رکھتے ہیں بیشک اللہ ہر شے کا بہترین جاننے والا ہے

سورۃ الأنفال - آیت **75**

[۰۶۷]اس آیت سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۰۶۸]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے مہاجرین و انصار مسلمانوں میں مواخات قائم کی تو حمزہؓ بن عبدالمطلبؓ کو زیدؓ بن حارثہ کا

بھائی بنایا ، عمر بن خطاب کو معاذ بن عفراء کا بھائی بنایا ، زبیر بن عوام کو عبداللہؓ بن مسعود کا بھائی بنایا ، اور ابوبکر بن ابی قحافہ کو طلحہ بن عبیداللہ کا بھائی بنایا ، عبدالرحمٰن بن عوف کو سعد بن ربیع کا بھائی بنایا اور نبی اکرمؐ نے صحابہ سے فرمایا ؛ علیؑ بن ابی طالبؑ میرے بھائی ہیں ۔

سُورَةُ التَّوبَةُ

[۲۸]وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ
يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

اور اللہ و رسول کی طرف سے حج
اکبر کے دن انسانوں کے لئے اعلانِ عام
ہے کہ اللہ اور اس کے رسول دونوں
مشرکین سے بیزار ہیں

سورۃ التوبۃ - آیت 3

[۰۶۹]انس کہتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے ابوبکر کو برأت
دے کر بھیجا پھر واپس بلا لیا اور فرمایا ؛ اس
کی تبلیغ کوئی بھی نہیں کرسکتا سوائے میرے
گھر کے مرد کے ۔
نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کو بلایا اور یہ برات عطا
کیا ۔

[۰۷۰]سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے ابوبکر کو سورۃ برات دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا پھر ان کے پیچھے حضرت علیؑ کو بھیجا انہوں نے وہ سورت ان سے لے لی اور ابوبکر نے اس بارے میں اپنے نفس میں کچھ پایا تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اے ابوبکر ، اسے نہیں پہنچا سکتا میری طرف سے کوئی سوائے میں یا وہ جو مجھ سے ہو ۔

[۰۷۱]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب نبی اکرمؐ پر سورۃ برات میں سے دس آیات نازل ہوئیں تو آپؐ نے ابوبکر کو بلایا تاکہ وہ ان آیات کو مکہ والوں پر پڑھیں ۔

پھر مجھ کو بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ میں ابوبکر کو پالوں جہاں بھی اس سے ملاقات ہو اور اس سے کتاب لے لوں ۔

ابوبکر لوٹ آئے اور عرض کیا ؛ اے اللہ کے رسولؐ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے ؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ نہیں! مگر جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا ؛ آپؐ کی طرف سے یہ پیغام کوئی نہیں پہنچا سکتا سوائے آپؐ یا وہ مردؑ جو آپؐ سے ہو ۔

[۰۷۲]ابورافع بیان کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے ابوبکر کو برات دے کر حج کے لیے بھیجا ۔ جبرئیلؑ تشریف لائے اور فرمایا ؛ بلاشبہ آپؐ کی طرف سے یہ [برات] کوئی نہیں پہنچا سکتا سوائے آپؐ خود یا وہ مرد جو آپؐ میں سے ہو ۔ تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو ابوبکر کے پیچھے بھجا یہاں تک کہ وہ ان کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مل گئے اور وہ احکام برات ان سے لے لیے اور حج

میں لوگوں کے درمیان پڑھ کر سنائے ۔

[۰۷۳]حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے ابوبکر کو بھیجا تاکہ وہ آپؐ کی طرف سے برات کے احکام پہنچائیں ۔پھر آپؐ مولا علیؑ کو ان کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا ؛ یا علیؑ ! یہ احکام میری طرف سے کوئی نہیں پہنچا سکتا سوائے میرے یا تیرے ۔

نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کو اپنی ناقہ عضباء پر بھیجا ، وہ چلے اور ابوبکر کو مل گئے اور ان سے برات کا حکم واپس لے لیا ۔

ابوبکر جب نبی اکرمؐ کے پاس جانے سے گھبرا رہے تھے کہ کہیں میرے بارے میں کچھ نازل تو نہیں ہوا ۔

پس ابوبکر نبی اکرمؐ پاس گئے گئے اور کہا ؛

میرے لیے کیا بات ہوئی اے اللہ کے رسولؐ ؟
آپؐ نے فرمایا ؛ خیر کی بات ہے ، تو میرا بھائی ہے اور غار میں میرا ساتھی ہے اور تو میرے ساتھ حوض پر ہوگا ، مگر وہ سورت برات کے احکام کوئی نہیں پہنچا سکتا سوائے میں یا وہ مرد مجھ سے ہے ۔ ۱ـہ

نوٹ ۱ـہ ؛ یہ روایت اہلسنت کے کتاب کی ہے اس لیے اہل تشیع میں اس کی کوئی حیثیت نہیں اور جیسا کہ اہلسنت کی بعض کتابوں میں درج ہے لیکن وہاں بھی یہ روایت بہت ہی ضعیف سند سے ہے ، لہذا اس روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ۔ [مترجم]

[۰۷۴]حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے

ابوبکر کو حج پر بھیجا ، پھر حضرت علیؓ کو
برات دے کر بھیجا پس انہوں نے موقف حج میں
لوگوں کو مکمل سورۃ برات پڑھ کر سنائی ۔

[۰۷۵]حضرت ابن عمر فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے
ابوبکر کو حج پر مقرر فرمایا ، پھر حضرت علیؓ
کو سورت برات کا حکم دے کر ان کے پیچھے
بھیج دیا ۔
پھر نبی اکرمؐ نے اگلے سال حج ادا فرمایا پھر آپؐ
واپس تشریف لائے اور وفات پاگئے ۔

[۰۷۶]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے
ابوبکر کو بھیجا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ ان
کلمات کے ساتھ اعلان کریں ۔
پھر ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو بھیجا اور ان
کو حکم فرمایا کہ وہ بھی ان کلمات کے ساتھ

اعلان کریں ۔
دونوں حضرات چلے اور حج کیا اور پھر ایام تشریق میں حضرت علیؑ کھڑے ہوگئے اور آواز لگائی ؛ " اللہ عزوجل اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے بری الذمہ ہیں اور تمہارے لیے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس زمین پر گھوم لو ، اس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص ننگا ہوکہ بیت اللہ کا طواف کرے اور جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہونگے " مولا علیؑ نے ان لفظوں میں منادی کی ۔

[٠٧٧]حضرت زید بن یثیعؒ بیان کرتے ہیں کہ ؛ ہم نے مولا علیؑ سے سوال کیا کہ کس چیز کے ساتھ آپؑ کو ابوبکر کے ساتھ بھیجا گیا تھا حج میں ؟
مولا علیؑ نے فرمایا ؛ چار چیزوں کے ساتھ کہ
١/جنت میں نفس مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا ۔
٢/ننگا ہوکر بیت اللہ کا طواف کوئی نہ کرے ۔
٣/اور اس سال کے بعد مسجد الحرام میں مؤمن اور

کافر جمع نہ ہونگے ۔

۴/اور جس کا نبی اکرمؐ کے ساتھ کوئی عہد تھا تو اس کا عہد اس کی مدت تک ہوگا اور جس کا کوئی عہد نہ تھا تو اس کی مدت چار ماہ ہے ۔

[٠٧٨]ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ؛ میں مولا علیؑ ساتھ جب نبی اکرمؐ نے بھیجا ان کو چار کاموں کے ساتھ ؛

١/کوئی بھی بیت اللہ کا طواف ننگا ہوکر نہ کرے ۔

٢/اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک جمع نہ ہونگے ۔

٣/اور جس کا نبی اکرمؐ کے ساتھ کوئی عہد تھا تو عہد کی پاسداری ہوگی ۔

۴/اور اللہ عزوجل مشرکین سے بری الذمہ ہیں ۔

[٠٧٩]حضرت ابوہریرہ بیان کرت ہیں کہ ؛ اس وقت میں مولا علیؑ کے ساتھ تھا جب نبی اکرمؐ نے سورہ برات دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا ، ہم یہ آواز لگاتے تھے کہ ؛ " جنت میں مؤمن کے علاوہ کوئی بھی

داخل نہ ہوگا ، اور کوئی بھی بیت اللہ کا طواف ننگا ہوکر نہ کرے ، اور جس کسی کا نبی اکرمؐ کے ساتھ کوئی عہد ہے تو اس کا معاملہ یا اس کی مدت چار ماہ تک ہے ، جب چار ماہ گذر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے بری ہوجائیں گے ، اور اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے ۔

[۰۸۰]حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ؛ ابوبکر نے مجھ کو اس حج میں اعلان کرنے والوں میں بلا بھیجا اور آپ نے انہیں قربانی کے دن بھیجا کہ وہ منیٰ میں یہ اعلان کریں ؛ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور ننگے ہوکر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا ۔

پھر نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کو بھیجا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ برات کا اعلان کریں تو مولا علیؑ نے

ہمارے ساتھ منیٰ والوں میں برات کا اعلان کیا

کہ ؛ اس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج نہ

کرے اور ننگا ہوکر بیت اللّٰہ کا طواف نہ کرے ۔

[٢٩]فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پھر جب یہ محترم مہینے گزر جائیں تو کفّار کو جہاں پاؤ قتل کردو اور گرفت میں لے لو اور قید کردو اور ہر راستہ اور گزر گاہ پر ان کے لئے بیٹھ جاؤ اور راستہ تنگ کردو -پھر اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں

اور زکوٰۃادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے

سورۃ التوبۃ - آیت 5

[۰۸۱]عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ ؛ جب نبی اکرمؐ نے مکہ فتح کیا تو طائف کی طرف آئے سترہ یا اٹھارہ دن تک طائف کا محاصرہ کیا لیکن فتح نہ کیا ، ایک صبح یا ایک رات شہر کے اندر رہے پھر اترے اور ان سے اعراض کیا پھر فرمایا ؛ اے انسانوں میں تم سے پہلے اس دنیا سے جانے والا ہوں اور میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوثر ہے ۔

اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! تم لازماً نماز قائم کرنا لازماً زکوۃ ادا کرنا ورنہ

میں تمہاری طرف ایک ایسا مرد بھیجوں گا جو
مجھ سے ہوگا یا میرے نفس یا میری جان کی طرح
ہوگا ، وہ تمہارے جنگ کرنے والوں کی گردنیں کاٹے
گا ، تمہاری اولادوں کو قیدی بنادے گا ۔

لوگوں نے ابوبکر اور عمر کی طرف دیکھا ، پس نبی
اکرمؐ مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ؛ یہ ہے وہ مرد !

ایک راوی نے دوسرے سے کہا ؛ پھر عبدالرحمن بن
عوف کو کس چیز نے اس عمل پر ابھارا ؟

جواب ملا ؛ تمہیں اس پر تعجب ہے ؟

[۳۰]وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ
وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَٮِٕمَّةَ الۡـكُفۡرِ‌ۙ
اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ

اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و پیمان
کے بعد اپنی قَسموں کو توڑ دیں اور
تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں تو
تم کفر کے ان سرغنوں سے جنگ کرو،

ان کی قَسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ باز آجائیں

سورة التوبة - آیت 12

[۰۸۲]حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ نے فرمایا ؛ اللّٰہ کی قسم ! جب سے یہ آیت " وان نکثوا ایمانہم من بعد ... " نازل ہوئی ہے ، تو اس آیت کے اہل میں سے کوئی قتل نہیں کیا گیا ۔

[۰۸۳]حضرت حذیمہ یمانیؓ کے سامنے اس آیت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ؛ اس آیت کے اہل بعد میں قتل کیے گئے ۔

[۳۱] و [۳۲]اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَۃَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰھَدَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ○اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

وَ هَاجَرُوۡا وَجَاهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ
بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ۙ اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ
وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کے آباد رکھنے کو اس شخص [کے کام کے] برابر قرار دیا ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہ دونوں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا ○ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا، اللہ کے نزدیک وہ درجہ میں بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سورۃ التوبۃ - آیت 19 ، 20

[۰۸۴]حضرت ابن عباسؓ اللہ عزوجل کے قول
" اجعلتم سقایۃ الحآج ..." کے متعلق فرماتے
ہیں ؛ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ اور عباسؓ بن
عبدالمطلبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۰۸۵]شعبیؒ فرماتے ہیں کہ ؛ مولا علیؑ اور حضرت
عباسؓ کے درمیان کچھ تنازعہ ہوا ، پس حضرت
عباسؓ نے مولا علیؑ سے کہا ؛ میں نبی اکرمؐ کا
چچا ہوں اور تم چچا کے بیٹے ، اور میں ذمیدار
ہوں حاجیوں کو پانی پلانے کا اور مسجد الحرام
کے آباد رکھنے کا ۔
پس اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاردی ۔

[۰۸۶]عبداللہ بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ ؛ مولا
علیؑ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ؛ کاش کہ آپ

ہجرت کرلیتے !

حضرت عباسؓ نے فرمایا ؛ کیا میں ہجرت سے بھی افضل کام نہیں کررہا ؟ کیا میں حاجیوں کو پانی نہیں پلاتا ؟ کیا میں مسجد الحرام کو آباد رکھنے کا ذمیدار نہیں ہوں ؟

تو یہ آیت نازل ہوئی " اعظم درجۃ عنداللہ " یعنی اللہ عزوجل نے مکہ پر مدینہ کو فضیلت عطا فرمائی ۔

[٣٣]وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ

اور وہ جنہوں سب سے پہلے سبقت کی

سورۃ التوبۃ - آیت 100

[٠٨٧]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ سابقون الاولون سے مراد مولا علیؑ اور سلمان فارسیؑ ہیں ۔

[۰۸۸]ابن عباسؓ اس آیت " السبقون الاولون " کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں ؛ حضرت یوشعؑ بن نون نے موسیٰؑ کی طرف سبقت حاصل کی ، صاحب یٰسؑ نے عیسیٰؑ کی طرف سبقت حاصل کی اور علیؑ بن ابی طالبؑ نے محمدؐ بن عبداللہؒ کی طرف سبقت حاصل کی ۔

[۳۴]یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورة التوبة - آیت 119

[۰۸۹]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کے ساتھ ہوجاؤ ۔

[۰۹۰]حضرت امام ابوجعفر باقرؑ ارشاد فرماتے ہیں ؛ علیؑ کے ساتھ ہوجاؤ ۔

[۰۹۱]حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں ؛ علیؑ کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ سچوں کے سردار ہیں ۔

[۰۹۲]حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں ؛ علیؑ اور انکے اصحابؓ کے ساتھ ہوجاؤ ۔

سُورَةِ

يُونُسَ عليه السلام

[۳۵]وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

اور صاحبانِ ایمان کو بشارت دے دو کہ ان کے لئے پروردگار کی بارگاہ میں بلند ترین درجہ ہے

سورة یونس - آیت 2

[۰۹۳]حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ؛ یہ آیت ولایت علیؑ کے متعلق نازل ہوئی ۔

سُورَةِ

هُودٌ عليه السلام

[۳۶]وَ يُؤۡتِ كُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ

اور ہر فضیلت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا

سورۃ ھود - آیت 3

[۰۹۴]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ اس آیت کی معنیٰ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۰۹۵]امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق ارشاد فرمایا ؛ وہ علیؑ ہیں ۔

[۰۹۶]امام موسیٰ کاظمؑ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ آیت مولا علیؑ کے لیے نازل ہوئی ۔

[۳۷]فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ
وَضَآٮِٕقٌۢ بِهٖ صَدۡرُكَ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ
عَلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِيۡرٌ
ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے
اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور
اس پر دل تنگ ہوگے اس بناء پر کہ وہ
کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں
نہ اترا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا، تم
تو ڈر سنانے والے ہو اور اللہ ہر چیز پر
محافظ ہے

سورۃ ھود - آیت 12

[۰۹۷]امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ؛ اس آیت
کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک دن نبی اکرمؐ گھر سے
باہر تشریف لائے اور مولا علیؑ سے فرمایا ؛ آج رات
میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ وہ تمہیں

میرا وزیر بنادے پس اللہ نے بنادیا ، اور میں نے سوال کیا کہ وہ تجھے میرا وصی بنادے پس اس نے بنادیا ، اور میں نے سوال کیا کہ میری امت میں تجھے میرا خلیفہ بنادے پس اللہ نے بنادیا ۔

پس اصحاب میں سے ایک منافق نے کہا ؛ اللہ کی قسم ! جو کچھ نے اپنے رب سے مانگا ہے اس بہتر ایک مٹھی کھجور ہے جو پرانی مشک میں ہو ، اللہ سے فرشتہ کی درخواست کیوں نہ کی جو حفاظت کرے ، یا پھر مال کی جو وقت پر کام آسکے ، اور اللہ کی قسم ! محمدؐ اگر حق اور باطل کے بارے میں کچھ بھی طلب کرتے اللہ ضرور ان کی دعا قبول کرلیتا ۔

پس اللہ عزوجل نے یہ نبی اکرمؐ پر نازل کردی ۔

[۳۸] اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ

(۱۲۶)

کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل رکھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے

سورۃ ھود - آیت 17

[۰۹۸]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہیں اور میں ان کا شاہد ہوں ۔

[۰۹۹]مولا علیؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ " جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل رکھتا ہے " یہ میںؑ ہوں ، " اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے " یہ علیؑ ہے ۔

[۱۰۰]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس کے لیے قرآن کی آیات نازل نہ ہوئی ہوں ۔

ایک آدمی نے مولا علیؑ سے کہا ؛ آپؑ کے بارے میں کیا

نازل ہوا ہے ؟

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ کیا تو سورہ ہودؑ کی تلاوت نہیں کرتا ؟

نبی اکرمؐ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور اس کا گواہ میں ہوں ۔

[۱۰۱]عباد بن عبداللہ اسدی نے کہا ؛ میں نے مولا علیؑ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ؛ قریش میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اس کے متعلق ایک یا دو آیات نازل نہ ہوئی ہوں ۔

ایک آدمی جو نیچے بیٹھا ہوا تھا نے کہا ؛ تو آپؑ کے بارے میں کیا نازل ہوا ؟

مولا علیؑ غضبناک ہوگئے پھر فرمایا ؛ اگر تو لوگوں کے سامنے مجھ سے نہ پوچھتا تو میں تجھے کبھی نہ بتاتا ، افسوس ہے تجھ پر کیا تونے سورہ ہودؑ کو کبھی نہیں پڑھا ؟

پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ..." ۔

نبی اکرمؐ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میںؑ ان کا شاہد ہوں ۔

[۱۰۲]عباد بن عبداللہ اسدی بیان کرتے ہیں ؛ میں مولا علیؑ کی خدمت میں موجود تھا اور آپؑ کشادہ گھاس پر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس آیت " افمن کان علیٰ بینۃ ..." کے متعلق پوچھا ۔

تو مولا علیؑ نے فرمایا ؛ قریش کے جس آدمی پر بھی استرا چلا ہے ، اس متعلق کچھ نہ کچھ قرآن ضرور نازل ہوا ہے ۔

اللہ کی قسم ! اللہ کی قسم ! اگر یہ لوگ جان لیتے کہ ہمارے لیے اللہ نے محمدؐ کی زبان پر کیا کیا انعام گنوائے ہیں تو یہ مجھے اس سے کہیں زیادہ

پسند ہے کہ یہ پوری جگہ مجھے سونے اور چاندی کے ساتھ بھر کر ملے ۔

اللہ کی قسم ! ہمارئ مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی امت نوحؑ میں کشتی نوح ، اور ہماری مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب حطہ ۔

سُورَةُ

يُوسُفُ عليه السلام

[۳۹]قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡؕ

آپ کہہ دیجئے کہ یہی میرا راستہ ہے کہ میں بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں اور میرے ساتھ میرا اتباع کرنے والا بھی ہے

سورۃ یوسف - آیت 108

[۱۰۳]امام ابوجعفر باقرؑ نے اس آیت " اور میرے ساتھ میرا پیرو بھی ہے " کے متعلق فرمایا ؛ اس سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ اور آلِ محمدؐ ہیں ۔

[۱۰۴]امام موسیٰ کاظمؑ نے ارشاد فرمایا ؛ " میرے ساتھ میرا پیرو بھی ہے " سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

سُورَةُ

الرَّعْدُ

[۴۰]وَ فِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ

اور زمین کے متعدد ٹکڑے آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغات ہیں اور زرا عت ہے اور کھجوریں ہیں جن میں بعض دو شاخ کی ہیں اور بعض ایک شاخ کی ہیں اور سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں

سورۃ الرعد - آیت **4**

[۱۰۵]جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ؛ یا علیؑ **!** لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میںؐ اور تم اے علیؑ ایک ہی درخت سے ہیں ،

پھر نبی اکرمؐ نے یہ آیت " و فی الارض قطع ... "
تلاوت فرمائی ۔

[۱۰۶]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ؛ لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میںؐ اور تم اے علیؑ ایک ہی درخت سے ہیں ، پھر نبی اکرمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔

[۴۱]اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

تم تومحض ڈرانے والے ہوں اور ہر قوم کے لیے ایک رہبر ہوتا آیا ہے

سورۃ الرعد - آیت 7

[۱۰۷]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ جب یہ آیت

" انما انت منذر ولکل قوم ہاد " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ؛ میّں ہی ڈرانے والا ہوں ۔
اور مولا علیؑ کے کندھے مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ؛ تم رہبر ہو یا علیؑ ! میرے بعد ہدایت چاہنے والے تجھ سے ہدایت پائینگے ۔

[۱۰۸]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ میںؑ ڈرانے والا ہوں اور مولا علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ؛ اور علیؑ ہادی ہے ، ہدایت چاہنے والے اس سے ہدایت پاجائیں گے ۔

[۱۰۹]ابوبرزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ؛ " تم تو صرف ڈرانے والے ہو " اور اپنے سینے مبارک پر ہاتھ رکھا پھر مولا علیؑ

کے سینے مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ؛" ہر قوم کے لیے ایک رہبر ہوتا ہے " ۔

[۱۱۰]حضرت ابن عباسؓ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ ڈرانے والے ہیں اور علیؑ بن ابی طالبؑ رہبر ہیں ۔

[۱۱۱]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ منذر ہیں اور میںؑ ہی رہبر ہوں ۔

[۴۲]اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

بھلا جو شخص جانتا ہے کہ تیرے رب سے تجھ پر جو کچھ اترا ہے حق ہے

سورة الرعد - آیت 19

[۱۱۲]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں -

[۱۱۳]امام ابوجعفر باقرؑ نے ارشاد فرمایا ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں -

[۴۳]اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے خبردار ! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں

سورة الرعد - آیت 28

[۱۱۴]مولا علیؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت " اللہ کی یاد سے ہی دل تسکین پاتے ہیں " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ وہ دل ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور اہلبیتؑ سے جھوٹی نہیں بلکہ سچی محبت کرتے ہیں ۔

[۱۱۵]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ جب یہ آیت " اللہ کی یاد سے ہی دل تسکین پاتے ہیں " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ وہ دل ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ دے محبت کرتے ہیں اور اہلبیتؑ سے جھوٹی نہیں بلکہ سچی محبت کرتے ہیں ، اور مؤمنین سے محبت کرتے ہیں ظاہر بھی اور غائب بھی ، خبردار اللہ کے ذکر سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے ۔

[۴۴]اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی

لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے خوش حالی اور خوش انجامی ہے

سورۃ الرعد - آیت 29

[۱۱۶]محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ؛ طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ مولاعلیؑ کے حجرہ میں ہے ، اور جنت میں کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی شاخیں نہ ہوں ۔

[۴۵]وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں کہہ دیجیے کہ میرے اور

تمھارے درمیان بطور گواہ اللہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے

سورۃ الرعد - آیت 43

[۱۱۷]حضرت ابن عباسؓ اس آیت " اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے " کے متعلق فرمایا ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۱۱۸]امام ابوجعفرؑ نے اس آیت " اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے " کے متعلق ارشاد فرمایا ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

سُورَةِ

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

[۴۶]اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِۙ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح اچھی مثال بیان کی ہے کہ کلمۂ طیبہ شجرۂ طیبہ درخت کی مانند ہے ، جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے

سورۃ ابراھیم - آیت **24**

[۱۱۹]نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ہماریؑ مثال درخت کی سی ہے ، میںؐ اس درخت کی جڑ ہوں ، اس کی شاخیں علیؑ ہیں ، اس کا پھل حسنؑ اور حسینؑ ہیں ، اور اس کے پتے شیعہ ہیں ، پاک چیز سے صرف پاک چیز ہی نکلتی ہے ۔

سُورَةُ الْحِجْرِ

[۴۷] و [۴۸]وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَۙ۝لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ‌ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ

یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۝جس کے سات دروازے ہیں ۔ ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ بٹا ہوا ہے

سورة الحجر - آیت 43 ، 44

[۱۲۰]جناب ابوذر غفاریؓ نےفرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ جہنم کا ایک دروازہ ایسا ہے کہ اس میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص جس نے میرے اہلبیتؑ کے ساتھ بیوفائی کی اور میرے بعد ان کا خون بہایا ۔

[۴۹]وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ

ان کے سینوں میں جو کچھ رنجش ہوگی، اسے ہم نکال پھینکیں گے، وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے اونچی نشستوں پر بیٹھے ہوں گے

سورة الحجر - آیت 47

[۱۲۱]حضرت زید بن ارقم نے فرمایا ؛ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛
میں تمہارے بیچ ایسا بھائی چارا قائم کرنے والا ہوں جیسا کہ اللہ نے ملائکہ کے بیچ قائم کیا ہے ۔
پھر آپؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ تو میرا بھائیؑ اور رفیقؑ ہے ۔
پھر نبی اکرمؐ نے اس آیت کو تلاوت کیا " وہ بھائی بن کر آمنے سامنے نشستوں پر بیٹھے ہونگے " ۔

[۱۲۲]ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ مولا علیؑ نے فرمایا ؛
اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ کو زیادہ محبت کس سے ہے ، مجھؑ سے یا فاطمہؑ سے ؟!!!

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ مجھے فاطمہؑ تجھؑ سے زیادہ محبوب ہے اور تمؑ فاطمہؑ سے مجھے زیادہ عزیز ہو ، تمؑ اور وہؑ میرے حوض پر ہونگے لوگ اس سے لطف اٹھائیں گے ، حوض پر ستاروں کی تعداد کی برابر برتن ہونگے اور میںؐ اور توؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور فاطمہؑ اور عقیلؓ اور جعفرؓ جنت میں بھائی ، بھائی ایک دوسرے کے سامنے نشستوں پر بیٹھے ہونگے ، ان میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کی گردن کی طرف نہیں دیکھے گا ۔

[۱۲۳]حضرت حسن بصری نے فرمایا ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اللہ کی قسم ! یہ آیت " و نزعنا ما فی ..." ہم بدر والوں کے لیے نازل ہوئی ۔

سُورَةُ النَّحۡلِ

[۵۰]وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَـغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے ہو بیشک اللہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے

سورۃ النحل - آیت 18

[۱۲۴]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کا استقبال کیا اور ان سے فرمایا ؛ اے حسنؑ کے ابا ! اللہ عزوجل نے آپؑ کو سب سے پہلے کس نعمت سے نوازا ؟

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اللہ نے مجھے مرد پیدا کیا اور عورت نہیں بنایا ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ اور دوسری کس نعمت سے نوازا ؟

مولا علیؑ نے عرض کیا ؛ اس نے مجھے اپنے دین کی ہدیت اور اپنی ذات کی معرفت نصیب کی ۔

نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ اور تیسری کس نعمت سے نوازا ؟

مولا علیؑ نے عرض کیا ؛" اور اگر آپ اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے "۔

تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ مبارک ہو ! مبارک ہو ! اے ابا الحسنؑ ! آپؑ علم و حکمت کا سمندر ہیں ، یتیموں کے غمگسار ، پردیسیوں کی پناہ گاہ اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہیں ۔

کوئی عرب آپؑ سے بغض نہیں رکھے مگر یہ کہ جو حرامزادہ ہو ، اور انصار میں سے کوئی بغض نہیں گا مگر یہ کہ وہ یہودی ہو اور تمام انسانوں میں سے وہی آپؑ سے بغض رکھے گا جو بدبخت ہو ۔

[۵۱]وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰہُ مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۙ

ان لوگوں نے واقعی اللہ کی قسم کھائی
تھی کہ اللہ مرنے والوں کو دوبارہ زندہ
نہیں کرسکتا ہے حالانکہ یہ اس کا برحق
وعدہ ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس
حقیقت سے باخبر نہیں ہیں

سورۃ النحل - آیت **38**

[۱۲۵]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ آیت " و
اقسموا باللہ جہد ..." میرے بارے میں نازل ہوئی -

[۵۲]وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ‌ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسۡتَقِيۡمٍ

اور وہ شخص جو لوگوں کو عدل و
انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی
سیدھی راہ پر گامزن ہے

سورۃ النحل - آیت **76**

[۱۲۶]امام ابوجعفر باقرؑ نے ارشاد فرمایا ؛ علیؑ بن ابی طالبؑ انصاف کا حکم دینے والے تھے اور وہ صراط مستقیم پر تھے ۔

[۵۳]اِنَّ اللّٰهَ يَأۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ

بیشک اللہ انصاف کا اور احسان کا حکم دیتا ہے

سورۃ النحل - آیت **90**

[۱۲۷]اللہ حکم دیتا ہے نبی اکرمؐ کے ساتھ انصاف کرنے کا اور مولا علیؑ کے ساتھ احسان کرنے کا ۔

سُورَةُ

الإِسْرَاءِ

[۵۴]وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ
فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

ان میں سے جسے تو اپنی آواز سنا کر بھکا سکتا ہے بھکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے بھی چڑھا دے اوران کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر اور شیطان کے وعدے بھی محض فریب ہی تو ہیں

سورة الإسراء - آیت 64

[۱۲۸]حضرت ابن عباسؓ ہم کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے اور نبی اکرمؐ ہمیں اپنے بیان سے مستفیض فرمارہے تھے کہ اتنے میں ہمارے سامنے رکن یمانی سے ہاتھی کی طرح بہت بڑی چیز نمودار ہوئی اور اس نے نبی اکرمؐ کو برا بھلا کہا ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ خدا تجھ پر لعنت کرے یا یہ فرمایا کہ خدا تجھے ذلیل کرے ۔

پھر حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ یہ کیا چیز ہے ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ کیا آپؑ اسے نہیں جانتے ؟

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں ۔

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ ابلیس ہے ۔

مولا علیؑ فوراً اس کی طرف بڑھے اور اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچا اور عرض کیا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ، کیا میں اسے قتل کردوں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ کیا آپؑ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک مہلت دی ہے ۔

پھر حضرت علیؑ نے اسے چھوڑدیا تو وہ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ایک طرف ہوکر کھڑا ہوگیا ۔

پھر ابلیس پکارا ؛ اے ابوطالبؑ کے بیٹے ! میرے اور تمہارے درمیان کیا مسئلہ ہے ؟ خدا کی قسم ! کوئی

(۱۵۵)

ایک شخص بھی اس وقت تک تم سے بغض نہیں رکھتا یہاں تک کہ میں اس کے باپ کے ساتھ شرکت کرتا ہوں ۔

نوٹ ؛ اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ جو کوئی بھی مولا علیؑ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کی اولاد ہے !!!

سُورَةِ

مَرْيَمِ عليها السلام

[۵۵]اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب رحمان لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کردے گا

سورۃ مریم - آیت 96

[۱۲۹]حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ؛ یہ آیت " بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے عنقریب رحمان لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا " علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ، یعنی [اللہ عزوجل] مؤمنین کے دلوں میں [علیؑ بن ابی طالبؑ کی] محبت ڈال بنا دیگا ۔

[۱۳۰]حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ کہو [اے علیؑ] " اے اللہ

اپنے پاس سے میرے لیے عہد بنادے اور میرے لیے اپنے پاس سے محبت بنادے اور میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت ڈال دے " ۔

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت " سیجعل لهم الرحمن ودا " علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۱۳۱]ترجمہ وہی جو اوپر [۱۳۰] میں گذرا ۔

[۱۳۲]ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔

سُورَةِ

طه عليه السلام

(۱۶۰)

[۵۶] تا [۶۶] قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ
صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ
وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ○ هٰرُوْنَ اَخِي ○ اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِيْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ
كَثِيْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا
بَصِيْرًا

موسیٰ نے عرض کی پروردگار میرے
سینے کو کشادہ کردے ○ میرے کام کو
آسان کردے ○ اور میری زبان کی گرہ
کو کھول دے ○ کہ یہ لوگ میری بات
سمجھ سکیں ○ اور میرے اہل میں
سے میرا وزیر قرار دے دے ○ ہارون
کو جو میرا بھائی ہے ○ اس سے
میری پشت کو مضبوط کردے ○ اسے
میرے کام میں شریک بنادے ○ تاکہ ہم
تیری بہت زیادہ تسبیح کرسکیں ○ اور
تیرا بہت زیادہ ذکر کرسکیں ○ یقینا تو

ہمارے حالات سے بہتر باخبر ہے

سورة طه - آیات 25 تا 35

[۱۳۳]جناب اسماء بنت عمیسؓ بیان کرتیں ہیں ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے اللّٰہ ، میںؔ تجھ سے ویسا ہی سوال کرتا ہوں جیسا کہ موسیٰؑ بن عمرانؑ نے کیا تھا ؛ " اے اللّٰہ ! میرے اہل میں سے علیؑ بن ابی طالبؑ کو میرا وزیر بنادے ۔

[۱۳۴] و [۱۳۵]جناب اسماءؓ فرماتی ہیں ؛ میں نے نبی اکرمؐ کو فرماتے سنا ؛ اے اللّٰہ میںؔ تجھ ویسا ہی سوال کرتا ہوں جیسا کہ اس سے پہلے میرے بھائی موسیٰؑ نے کیا تھا ؛ " میرے سینے کو کشادہ کردے ، میرے کام کو آسان کردے ، اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے ، کہ میری بات سمجھی جاسکے ، اور میرے اہل میں سے میرا وزیر قرار دے ، علیؑ کو

جو میرا بھائی بھی ہے ، اس سے میری پشت کو مضبوط کردے ، اسے میرے کام میں شریک بنادے ، تاکہ ہم تیری بہت زیادہ تسبیح کرسکیں ، اور تیرا بہت زیادہ ذکر کرسکیں ، یقیناً تو ہمارے حالات سے بہتر باخبر ہے " ۔

[۶۷]وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ

اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیں

سورة طه - آیت 132

[۱۳۶]جناب ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں جب یہ آیت " اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دو " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ مسلسل آٹھ ماہ تک ، صبح کی نماز کے وقت ، مولا علیؑ دروازے پر آکر یہ ارشاد فرماتے تھے " نماز ! اے اہلبیت ! اللہ کا ارادہ تو بس یہی ہے کہ تم کو ہر نجاست سے دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے " [احزاب ۳۳] ۔

سُورَةُ

الأَنبِيَاءِ عليهم السلام

[۶۸] و [۶۹]اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا
الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ○لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ

البتہ بے شک جن کے لئے ہماری طرف سے
نیکی پہلے ہی ٹھہر چکی ہے ۔ وہ سب
جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے○وہ
تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور
اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے
والے ہوں گے

سورة الأنبياء - آیت 101، 102

[۱۳۷] و [۱۳۸]نعمان بن بشیر اور جناب ابوسعید خدریؓ
بیان کرتے ہیں ؛ مولا علیؑ نے یہ آیت " و ان الذین
سبقت .." تلاوت فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا ؛ میں
بھی اس آیت کا مصداق ہوں ۔

[۱۳۹]نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں ؛ ایک رات مولا

علیؑ نے یہ آیت " و ان الذین سبقت ۔" تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ؛ میں بھی ان میں سے ہوں -

پھر نماز پڑھی اور کھڑے ہوتے ہوئے فرمایا ؛ " وہ تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے " -

سُورَةُ

الْحَجِّ

[۷۰]هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِىۡ رَبِّهِمۡ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ‌ۚ

یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں پھر جو منکر ہیں ان کے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں اور ان کےسروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا

سورة الحج - آیت 19

[۱۴۰]حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ؛ جب مقابلے کے لیے نکلے علیؑ ، حمزہؓ اور عبیدہؓ اور عتبہ اور شیبہ اور ولید ، تو کافروں نے کہا کہ تم پہلے اپنا تعارف کراؤ ۔ فرمایا ؛ میں علیؑ ہوں ، یہ حمزہؓ ہیں اور یہ عبیدہؓ ہیں ۔

کافروں نے کہا ؛ مقابلہ تو برابر والوں سے ہے ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا ؛ میں تم کو اللہ کی طرف اور اللہ کے رسولؐ کی طرف بلاتا ہوں ۔

عتبہ نے کہا ؛ آجاؤ مقابلے کے لیے ۔
تو مولا علیؑ نے شیبہ پر حملہ کیا اور اس کو جلد مار گرایا ۔ اور حضرت حمزہؓ عتبہ کے مقابلے کے لیے آئے اور اس کو ڈھیر کردیا ۔ اور عبیدہؓ ولید کے مقابلے میں آئے ، یہ کام ان پر مشکل ہوا تو مولا علیؑ آئے اور ولید کو قتل کردیا ۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت " ہذن خصمن اختصموا ۔" نازل کردی ۔

[۱۴۱]حضرت ابوذر الغفاریؓ فرماتے ہیں ؛ میں مال کی تقسیم پر مامور تھا ۔ اور فرمایا ؛ یہ آیت " ہذن خصمن اختصموا ۔" تین لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ۔ اور وہ تین آدمی جو بدر کے دن باہم مقابلہ کے لیے نکلے اور وہ حمزہؓ بن عبدالمطلبؑ اور عبیدہؓ بن الحارث اور علیؑ بن ابی طالبؑ تھے ،

جو عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے مقابلے میں نکلے ۔

[۱۴۲]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ یہ آیت " ہذن خصمن ،، ہمارے بارے میں نازل ہوئی ، جنہوں نے بدر کے دن باہم مقابلہ کیا ، حمزہؓ ، علیؑ اور عبیدہؓ نے شیبہ ، عتبہ اور ولید سے مقابلہ کیا ۔

[۱۴۳]جناب مجاہد بن جبر فرماتے ہیں ؛ یہ آیت " ہذن خصمن ،، علیؑ ، حمزہؓ اور عبیدہؓ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے عتبہ ، شیبہ اور ولید سے مقابلہ کیا ۔

[۷۱]اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائیں جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا

سورۃ الحج - آیت 23

[۱۴۴]مجاہد بن جبر بیان کرتے ہیں کہ ؛ یہ آیت " ان اللہ یدخل ۔۔" مولا علیؑ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۱۴۵]مجاہد فرماتے ہیں ؛ یہ آیت " ان اللہ یدخل الذین ۔۔" علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہؓ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے عتبہ اور شیبہ [اور ولید] سے جنگ کی ۔

[۷۲]وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو

سورۃ الحج - آیت 34

[۱۴۶]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛" اور عاجزی والوں کو خوشخبری سنادو " میں علیؑ اور سلمانؓ بھی شامل ہیں ۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

سُورَةُ النُّورُ

سُورَةُ الْفُرْقَانُ

[۷۳]وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ

اور جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے سیدھے راستہ سے ہٹنے والے ہیں

سورة المؤمنون - آیت **74**

[۱۴۷] و [۱۴۸]امیرالمؤمنینؑ نے اس آیت " راستے سے ہٹے ہوئے ہیں " کے متعلق فرمایا ؛ یعنی میری ولایت سے ہٹے ہوئے ہیں ۔

[۷۴]فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ

ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اس کا نام یاد کرنے کا

اللہ نے حکم دیا ان میں صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں

سورۃ النور - آیت 36

[۱۴۹]حضرت انس بن مالک اور حضرت بریدہ اسلمی نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے یہ آیت " فی بیوت اذن اللہ ." تلاوت فرمائی تو ان کی طرف ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! یہ کونسے گھر ہیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ نبیوںؑ کے گھر .

آپؐ کی طرف ابوبکر کھڑے ہوئے اور پوچھا ؛ کیا علیؑ و فاطمہؑ کا گھر بھی ان میں سے ہے ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جی ہاں ! اور یہ گھر ان سب سے افضل ہے .

[۷۵]وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا

اوروہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر ا س کے لیے رشتہ نسب اور دامادی قائم کیا اور تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے

سورة الفرقان - آیت **54**

[۱۵۰]امام محمد باقرؑ نے فرمایا ؛ اس آیت سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں ۔

[۱۵۱]مولا علیؑ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ اور علیؑ ، خلقت آدمؑ سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ عزوجل کے سامنے ایک نور تھے ، پھر اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق کیا تو اس نور کو اللہ عزوجل نے دو حصوں میں تقسیم کردیا ، تو [اس نور کا] ایک جزء میں ہوں اور ایک جزء علیؑ ہے ۔

[۱۵۲]امام حسینؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ اور علیؑ ، خلقت آدمؑ سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ عزوجل کے سامنے ایک نور تھے ، جب اللہ عزوجل

نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو ہمارے نور کو صلب آدمؑ میں رکھا ، پھر اللہ عزوجل اس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا ، حتیٰ کہ اس نور کو مولا عبدالمطلبؑ کے صلب میں رکھا ، پھر صلب عبدالمطلبؑ سے اس نور کو نکالا تو اس نور کو دوحصوں میں تقسیم کیا ، ایک حصہ صلب مولا عبداللہؑ کے صلب میں رکھا اور ایک حصہ مولا ابوطالبؑ کے صلب میں رکھا ۔

پس علیؑ مجھؐ سے ہے ، میںؐ علیؑ سے ہوں ، اس کا گوشت میرا گوشت ہے ، اس کا خون میرا خون ہے ، جس نے اسؑ سے محبت کی اس نے مجھؐ سے محبت کی اور جس نے اسؑ سے بغض رکھا اس نے مجھؐ سے رکھا ۔

سُورَةُ

الشُّعَرَاءُ

[۷۶]وَاجۡعَلۡ لِّىۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِى الۡاٰخِرِيۡنَۙ‏

اور میرے لئے آئندہ نسلوں میں سچی زبان اور ذکر خیر قرار دے

سورۃ الشعراء - آیت 84

[۱۵۳]علاء بن فضیل کہتے ہیں ؛ میں نے اس آیت " لسان صدق " " سچی زبان " کے متعلق امامؑ ابوعبداللہؑ جعفرؑ بن محمدؑ صادقؑ سے دریافت کیا ، تو آپؑ نے ارشاد فرمایا ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں - جب مولا علیؑ کی ولایت کو حضرت ابراہیمؑ پر پیش کیا گیا تو انہوں نے عرض کیا " اے اللہ ان کو میری اولاد سے بنا " پس اللہ عزوجل نے ایسا ہی کیا -

[۷۷]وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَۙ‏

اور پیغمبرؐ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں

کو ڈرایئے

سورة الشعراء - آیت 214

[۱۵۴]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " و انذر عشیرتک الاقربین " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ میرا قرضہ دیگا اور میرے وعدے نبھائے گا ۔

[۱۵۵]حضرت ابن عباسؓ اللہ عزوجل کے اس قول " و انذر عشیرتک الاقربین " کے متعلق فرماتے ہیں ؛ اللہ عزوجل نے محمدؐ کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کو ڈرائیے اور اپنے اہل و عیال سے اس کا کو شروع کیجئے ۔
جناب ابن عباسؓ نے پھر یہ آیت " و کذب بہ قومک و ہو الحق " ترجمہ "اور آپؐ کی قوم نے اس کی تکذیب کی حالانکہ وہ حق تھا " [سورہ انعام ۶۶] ۔

[١٥٦]ایک شخص نے امیرالمؤمنینؑ سے کہا ؛ آپؑ نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد کا ورثہ کیسے پایا ؟

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " و انذر عشیرتک الاقربین " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا ؛ اے علیؑ ، اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں ، پس تم ایک برتن میں طعام تیار کرکے اس پر بکری کے پائے رکھ دو اور ایک ظرف میں دودھ بھردو ، پھر مولا عبدالمطلبؑ کی اولاد کو جمع کرو تاکہ میںؐ تبلیغ کروں جس کا مجھے حکم ہے ۔

مولا علیؑ فرماتے ؛ میں نے تیاری کی جیسا کہ حکم تھا ، اور بنی عبدالمطلبؑ کو بلایا وہ اس دن کل چالیس آدمی تھے جن میں نبی اکرمؐ کے چچا ابوطالبؑ ، حمزہؓ ، عباسؓ ابولہب بھی تھے ۔

پھر جب وہ لوگ اس طعام کی جانب جمع ہوگئے جو ان کے لیے بنایا گیا تھا تو سب سے پہلے نبی

اکرمؐ نے کھانا تناول فرمایا ، پھر فرمایا ؛ اللّٰہ کے نام سے شروع کرو ۔
جب تمام لوگ کھاکر سیر ہوگئے ، میں نے دیکھا کہ انہوں نے صرف ہاتھ ڈالنے کی جگہ تک ہی کھایا تھا باقی طعام ویسا ہی لگا ہوا تھا ۔
اور اس ذات کی قسم ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان میں سے ایک آدمی اکیلا ہی کھا سکتا تھا ۔
پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ان لوگوں کو دودھ پلاؤ ۔
میںؑ نے انہیں دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ خوب سیراب ہوگئے ، دودھ ویسا ہی موجود تھا گویا کہ کسی نے نہ پیا ہو ۔
پھر نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اے بنی عبدالمطلبؓ ، میں تمہاری طرف خاص طور پر اور انسانوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں ، اور تم نے دیکھے اللّٰہ کے فضل سے معجزے جیسا کہ ابھی دیکھے ، تو تم کوئی ہے جو میری بیعت

کرے اور میرا بھائی اور میرا دوست بنے ؟

مولا علیؑ فرماتے ہیں ؛ پس کوئی شخص ان میں سے نبی اکرمؐ کی بیعت کے لیے نہ اٹھا ، میں اس وقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا ، نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ بیٹھ جا ۔

میںؑ مسلسل تین بار اٹھا اور نبی اکرمؐ فرماتے گئے " بیٹھ جا " ۔

تیسری بار نبی اکرمؐ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارکر ارشاد فرمایا ؛ تو میرا بھائی ، دوست اور وزیر ہے ۔

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اس لیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد کا ورثہ پایا ۔

[۱۵۷]مولا علیؑ فرماتے ہیں ؛ جب یہ آیت " و انذر عشیرتک الاقربین " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے بنی عبدالمطلبؑ کو دعوت دی اور ان کے لیے کھانا تیار کرایا جو بہت زیادہ نہیں تھا پھر ارشاد

فرمایا ؛ اللہ کا نام لیکر برتن کے اطراف سے کھاؤ چونکہ برتن کے درمیان برکت نازل ہوتی ہے ، آپؐ نے اپنا دست اقدس پہلے رکھا پھر لوگوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہوگئے ، پھر آپؐ نے پانی کا پیالا منگوایا اور اس میں سے پہلے خود پیا پھر لوگوں کو دیا ، لوگ پانی پیکر سیراب ہوگئے ، پس ابولہب بولا ؛ تم پر جادو کیا گیا ہے ۔

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اے عبدالمطلبؑ کی اولاد ! جو میں لایا ہوں وہ کوئی ایک بھی نہیں لایا ، میں تم کو " اشھد الا الہ الا اللہ " کی اور اللہ کی طرف آنے کی اور اس کی کتاب کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں !

وہ لوگ نفرت میں متفرق ہوگئے ۔

پھر آپؐ نے دوبارہ ویسی ہی دعوت کی ، پھر سے ابولہب نے بکواس کی جیسا کہ اس نے پہلے بکواس کی تھی ، نبی اکرمؐ نے انہیں وہی دعوت دی اور

ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ؛ میرے ہاتھ پر کون بیعت کرے گا جو میرا بھائی ، میرا دوست اور میرے بعد تمہارا سردار ہو ؟

مولا علیؑ فرماتے ہیں ؛ میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور کہا ؛ میں آپؐ کی بیعت کرتا ہوں اور میںؑ اس وقت سب سے چھوٹا تھا اور میرا پیٹ بڑا تھا ، میں نے اس شرط پر بیعت کیا کہ یہ کھانا میں ہی تیار کیا تھا ۔

[۱۵۸]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ جب یہ آیت " و انذر عشیرتک الاقربین " نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی ، نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا اور پھر فرمایا ؛ اے علیؑ ! اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں ، لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں ، لیکن جب ان کی طرف سے ناگواری دیکھتا ہوں تو خاموش ہوجاتا ہوں ، حتیٰ کہ میرے پاس جبریلؑ تشریف لائے اور فرمایا ؛

اے محمدؐ! جو تمہیں حکم ملا ہے اسے اگر بجا نہیں لاؤگے تو رب تعالیٰ تمہیں عذاب دیگا۔
لہذا [اے علیؑ] تم میرے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اس پر بکری کی ایک دستی رکھو، ہمارے لیے مشروب تیار کرو، پھر میرے پاس بنی عبدالمطلبؑ کو جمع کرو تاکہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے اس کی تبلیغ کروں۔
چنانچہ میں نے کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلبؑ کو دعوت دی، اس وقت انکی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی ان میں آپؐ کے چچا بھی شامل تھے، ابوطالبؑ، حمزہؓ، عباسؓ، ابولہب۔
جب یہ لوگ جمع ہوگئے تو آپؐ نے مجھے کھانا حاضر کرنے کو کہا میں نے کھانا حاضر کردیا، آپؐ نے قدرے گوشت میں سے قدرے سخت ٹکڑا اٹھایا اسے دانتوں سے چبایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا پھر فرمایا؛ بسم اللہ! کھانا شروع کرو لوگوں

نے جی بھر کر کھانا کھایا ، حتیٰ کہ بے نیاز ہوگئے ، کھانا بھی باقی تھا ، برتن میں ہم صرف انگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے ، حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا ۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے علیؑ ! قوم کو مشروب پلاؤ ، میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہوگئے ، حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا ۔

چنانچہ جب نبی اکرمؐ نے بات کرنے کا ارادہ کیا ، ابولہب لعنۃ اللہ جلدی سے بول اٹھا ؛ تمہارا صاحب بات کرچکا ہے لہذا چلو ۔

لوگ اٹھ کر چلے گئے ، تاہم نبی اکرمؐ لوگوں کے سامنے بات نہ رکھ سکے ، دوسرے دن نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے علیؑ ! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا ، جس کی وجہ سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میںؐ بات نہ کرسکا ، لہذا کل کی طرح آج بھی کھانا اور مشروب تیار کرو پھر انہیں ہمارے پاس جمع کرو ۔

میںؑ نے کھانا تیار کیا ، پھر لوگوں کو بلایا ، آپؐ نے ایسے ہی کیا جیسے کل کیا تھا ، لوگوں نے کھایا پیا اور سیر ہوگئے پھر نبی اکرمؐ نے کلام کیا اور فرمایا ؛ اے بنی عبدالمطلبؑ ! میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل لائے جو میں لایا ہوں ، میںؐ تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں ، مجھے اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ میںؐ تمہیں اس کی دعوت دوں ، تم میں سے کون اس معاملہ میں میں مجھے تقویت پہنچائے گا ؟

مولا علیؑ نے عرض کیا ؛ اس کام کے لیے میںؑ تیار ہوں حالانکہ میںؑ قوم میں سب سے چھوٹا ، میری آنکھوں میں کیچڑا ، میرا پیٹ بڑا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں میںؑ نے عرض کیا ؛ اے اللہ کے نبیؐ ! اس معاملہ میں میںؑ آپؐ کا وزیر بنتا ہوں ۔

آپؐ نے مجھے گردن سے پکڑا اور فرمایا ؛ یہ میراً بھائیؑ ، میراً وصیؑ اور میراً خلیفۂ ہے اس کی

بات سنو اور اس کی اطاعت کرو ۔

لوگ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور مولا ابوطالبؑ سے کہنے لگے ؛ اسؐ نے تجھے حکم دیا ہے کہ تم علیؑ کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو ۔

[۱۵۹]براء بن عازب سے بھی یہی مروی کچھ اختلاف کے ساتھ ۔

سُورَةُ النَّمَلُ

[۷۸] و [۷۹]مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَاۚ
وَهُمۡ مِّنۡ فَزَعٍ يَّوۡمَئِذٍ اٰمِنُوۡنَ○وَمَنۡ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِؕ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ
اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے
بہتر بدلہ ملے گا ، اور ایسے لوگ اس دن ہر
قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے○اور
جو کوئی برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگوں
کو منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا ،
تمہیں کسی اور بات کی نہیں، انہی اعمال
کی سزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے

سورۃ النمل - آیت **90**

[۱۶۰]حضرت ابوعبداللہ جدلیؒ نے فرمایا ؛ مولا علیؑ نے
فرمایا ؛ اے ابوعبداللہ ! کیا تجھے اس آیت " من جاء
بالحسنۃ .. وجوہھم فی النار " کا مطلب پتا ہے؟ نیکی
سے مراد ہماریؑ محبت محبت ہے اور بدی سے مراد ہمؑ
سے بغض رکھنا ہے .

سُورَةُ

الْقَصَصُ

[۸۰]سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ

هم تمهارے بھائی کے ذریعے تمهارے ہاتھ مضبوط کیے دیتے ہیں

سورة القصص - آیت 35

[۱۶۱]ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ چاہ زمزم کی منڈیر پر بیٹھے احادیث رسولؐ بیان کررہے تھے ، اتنے میں ایک عمامہ پوش بزرگ آئے ، انہوں نے اپنے چہرے کو چھپایا ہوا تھا ، ابن عباسؓ جیسے ہی قول رسولؐ پیش کرتے اس کے ساتھ وہ بزرگ بھی قول رسولؐ پیش کرتے .

ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ میں آپؐ کو خدا کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپؐ کون ہیں ؟ انہوں نے اپنے چہرے سے عمامہ ہٹایا اور فرمایا ؛ اے انسانوں ! جو مجھے جانتا سو جانتا ہے لیکن

جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں جندب بن جنادہ
بدری الغفاری ابوذرؓ ہوں ۔
میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے نبی اکرمؐ سے
سنا اور اگر نہ سنا ہو تو خدا کرے یہ کان بہرے
ہوجائیں ، اور میں نے ان دونوں آنکھوں سے نبی
اکرمؐ کو فرماتے ہوئے دیکھا اور اگر نہ دیکھا ہو تو
میری آنکھیں اندھی ہوجائیں ، فرمارہے تھے علیؑ
کے لیے ؛ یہ نیک لوگوں کا قائد ہے اور کافروں کا
قاتل ہے ، جو اس کی مدد کرے گا اس کی مدد کی
جائے گی اور جو اسکی مدد نہ کرے گا اس کی بھی
مدد نہ کی جائے گی ۔
میں نے نبی اکرمؐ کے ساتھ ایک دن نماز ظہر پڑھی ،
پس مسجد میں ایک سائل نے سوال کیا اور لیکن
کسی نے اسے ایک شیء بھی نہ دی ۔
اس وقت مولا علیؑ نماز میں رکوع کی حالت
میں تھے ، انہوں نے اپنی چھنگلیا سے اس کو

اشارہ کیا اور اس میں آپؑ نے انگشتری پہنی ہوئی تھی ، سائل آگے بڑھا اس نے آپؑ کی انگلی سے وہ انگشتری اتار لی ۔

آپؐ یہ منظر نماز میں ہی دیکھ رہے تھے ، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے آسمان کی جانب سر بلند کیا اور بارگاہ احدیت میں عرض کیا ؛ پروردگار! میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے سوال کرتے ہوئے یہ کہا ؛ " پروردگار میرے سینے کو کشادہ کردے ، میرے کام کو آسان کردے ، اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے ، کہ یہ لوگ میری بات سمجھ سکیں ، اور میرے اہل میں سے میرا وزیر قراردے ، ہارونؑ کو جو میرا بھائی بھی ہے ، اس سے میری پشت کو مضبوط کردے ، اور اسے میرے کام میں شریک بنادے " [سورہ طہ آیات ۲۵ تا ۳۲ ، ان آیات کی تفسیر پہلے گذری ہے شوقین وہاں دیکھیں] اور تونے یہ بولتا قرآن نازل کیا " ہم

تمہارے بھائی کے ذریعے تمہارے ہاتھ مضبوط کیے دیتے ہیں اور تم دونوں کو ایسا دبدبہ عطا کردیتے ہیں کہ ان کو ہماری نشانیوں کی برکت سے تم پر دسترس حاصل نہیں ہوگی " ۔

اے میرے اللہ ! میں محمدؐ تیرا نبی اور صفی ہوں ۔ اے میرے اللہ ! میرے لیے میرے سینے کو کشادہ کردے اور میرے معاملہ میں آسانی پیدا فرما ، اور میرے اہل میں سے علیؑ کو میراً وزیر بنادے اور اس کے ذریعے میری کمر کو مضبوط کردے ۔

جناب ابوذرؓ نے فرمایا ؛ ابھی نبی اکرمؐ کا کلام مکمل بھی نہ ہوا کہ اللہ عزوجل کی طرف سے جبریلؑ آئے اور فرمایا ؛ اے محمدؐ ! پڑھیے ، اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہے " انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین .. " [سورہ مائدہ ۵۵] ۔

[۸۱]اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ

کیا وہ بندہ جس سے ہم نے بہترین وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پا بھی لے گا اس کے مانند ہے جسے ہم نے دنیا میں تھوڑی سی لذّت دے دی ہے اور پھر وہ روزہ قیامت خدا کی بارگاہ میں کھینچ کر حاضر کیا جائے گا

سورة القصص - آیت 61

[۱۶۲]مجاہد بیان کرتے ہیں یہ آیت ، مولا علیؑ اور امیر حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۸۲]تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

یہ آخرت کا گھر ہم انہیں کو دیتے ہیں جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور نیک انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے

سورة القصص - آیت 83

[۱۶۳]مولا علیؑ بازار میں اکیلے چلتے تھے جبکہ آپؑ امیرالمؤمنینؑ تھے کہ راستہ بھٹکے کو راستہ بتاتے ، کمزور کی مدد کرتے اور سبزی فروش اور خرید و فروخت کرنے والے کے پاس سے گذرتے تھے تو ان کو قرآن پڑھاتے اور یہ آیت " تلک الدار الآخرۃ ۔" پڑھتے پھر ارشاد فرماتے ؛ یہ آیت انصاف کرنے والے اور تواضع اختیار کرنے والے کے بارے میں نازل ہوئی اور لوگوں پر حاکم اور اہل قدرة کے بارے میں نازل ہوئی ۔

سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

سُورَةُ السَّجْدَةُ

[۸۳]اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَھُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ

کیا لوگ خیال کرتے ہیں یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی

سورة العنکبوت - آیت 2

[۱۶۴] و [۱۶۵] مولا علیؑ نے نبی اکرمؐ سے پوچھا ؛

اے اللہ کے رسولؐ ! یہ کونسا فتنہ ہے ؟

ارشاد فرمایا ؛ اے علیؑ ! اس سے تمہاری آزمائش ہوگی ، پس تم جنگ کروگے اور جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ ۔

[۸۴]اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا کَمَنۡ کَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ

کیا وہ شخص جو صاحبِ ایمان ہے

اس کے مثل ہوجائے گا جو فاسق ہے ہرگز نہیں دونوں برابر نہیں ہوسکتے

سورة السجدة - آیت 18

[۱۶۶]حضرت ابن عباسؓ اللہ عزوجل کے اس قول " افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا " کے متعلق فرماتے ہیں ؛ یہ مؤمن علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں اور فاسق ولید بن عقبہ بن ابی معیط ہے ، اور یہ اس لیے کہ ان دونوں میں کچھ سبب تھا ، پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ۔

[۱۶۷] و [۱۶۸]حضرت سعید بن جبیر اور کلبی ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛
ولید بن عقبہ نے مولا علیؑ سے کہا ؛ میں تمؑ سے زیادہ جنگجو ، تم سے زیادہ فصیح اور تم سے زیادہ لشکروں کا سہارا ہوں ۔
مولا علیؑ نے اس سے فرمایا ؛ چپ رہ فاسق ، تو تو

صرف فاسق ہی ہے ۔ تب یہ آیت نازل ہوئی ۔

[۱۶۹]اوپر والی روایت کی طرح مگر اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ؛ ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ اس مؤمن سے مراد علیؑ ہیں اور فاسق ولید بن عقبہ بن ابی معیط ہے ۔

سُورَةُ الأَحْزَابِ

[۸۵]وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُهٰجِرِیۡنَ

اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے

سورة الأحزاب - آیت 6

[۱۷۰]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ اس آیت سے مراد مولا علیؑ ہیں ، کیونکہ وہ مؤمن بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں اور قرابتدار بھی ہیں ۔

[۱۷۱]جناب زیدؒ بن علیؑ زین العابدین فرماتے ہیں ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں کیونکہ آپؑ مؤمن ، مہاجر اور صاحب قرابت تھے ۔

[۸۶]مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا

مومنین میں ایسے بھی مرد میدان ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے ان میں بعض اپنا وقت پورا کرچکے ہیں اور بعض اپنے وقت کا انتظار کررہے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے

سورۃ الأحزاب - آیت 23

[۱۷۲]امام ابوجعفرؑ نے ارشاد فرمایا ؛ " رجال صدقوا " سے مراد حمزہؓ اور علیؑ اور جعفرؓ ہیں ، " فمنهم من قضیٰ نحبہ " یہ ایک وعدہ تھا اور اس سے مراد حمزہؓ اور جعفرؓ ہیں ، " و منهم من ینتظر " سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۱۷۳]مولا علیؑ منبر کوفہ پر تشریف فرما تھے کہ آپؑ سے اس آیت " من المؤمنین رجال ۔ " کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ؛ اے اللہ بخشش فرما ! یہ آیت میرےؑ اور میرے چچا حمزہؓ اور میرے چچازاد عبیدہؓ بن حارث کے متعلق نازل ہوئی ۔
جہاں تک بات میرے چچا حمزہؓ کی ہے تو انہوں نے احد کے

دن اپنا وعدہ پورا کردیا اور جہاں تک تعلق میرا ہے تو میں اس بدبخت کے انتظار میں ہوں جو میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے خزاب دے گا ۔ اس چیز کا وعدہ مجھ سے نبی اکرمؐ نے کیا تھا ۔

[۸۷]وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۖ

اور مومنوں کی طرف سے لڑائی کے لیے اللہ خود کافی ہوگیا

سورة الأحزاب - آیت 25

[۱۷۴]حضرت ابن مسعودؓ نے اس آیت کو اس طرح تلاوت کیا " و کفی اللّٰہ المؤمنین القتال بعلیؑ بن ابی طالبؑ " ترجمہ " اور مؤمنوں کی طرف سے ، لڑائی کے لیے ، علیؑ بن ابی طالبؑ کے ذریعے اللہ خود ہی کافی ہوگیا " ۔

[۱۷۵]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ ہم لوگ نبی

اکرمؐ کے زمانے میں یہ آیت اسطرح پڑھتے تھے

" و کفی اللہ المؤمنین القتال بعلیؑ " ۔

[۸۸]اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

اے اہل بیت ! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس [آلودگی] کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے

سورة الأحزاب - آیت 33

[۱۷۶]ابن مردویہ نے ۱۰۰ سے زیادہ طریقوں سے یہ روایت کیا کہ یہ آیت ، محمدؐ ، علیؑ ، فاطمہؑ ، حسنؑ اور حسینؑ کے لیے ہے ۔

[۱۷۷]حضرت سعد نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے مولا علیؑ ، سیدہ فاطمہؑ

اور ان کے دونوں بیٹوںؑ کو اپنے کپڑے کے نیچے داخل کرلیا پھر فرمایا ؛ اے اللہ ! یہ میرۓ اہلؑ ہیں اور اہلبیتؑ ہیں ۔

[۱۷۸]بیبی ام سلمہؓ نے فرمایا ؛ میرے گھر میں یہ آیت " انما یرید اللہ لیذہب ." نازل ہوئی اور گھر میں فاطمہؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ موجود تھے ۔
نبی اکرمؐ نے ان پر ایک چادر اوڑھی جو آپؐ پر تھی پھر فرمایا ؛ یہ میرۓ اہل البیتؑ ہیں ، پس انکو ہر نجاست سے پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے ۔

[۱۷۹]بیبی ام سلمہؓ نے فرمایا ؛ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی ، جب کہ میں گھر کے دروازے پر بیٹھی تھی تو میں نے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! کیا میں اہل البیت میں سے نہیں ہوں ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم خیر پر ہو ، تم تو نبی

کی بیویوں میں سے ہو ! ۱ء
بیبیؓ نے فرمایا ؛ اور گھر کے اندر نبی اکرمؐ ، مولا علیؑ ، سیدہ فاطمہؑ ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ موجود تھے ۔

نوٹ ۱ء ؛ ماشاءاللہ ! نبی اکرمؐ نے تو بیبیؓ کو اہلبیت جانا ہی نہیں ، لیکن حیف ہے ان ملوانوں پر ، جو صرف ازواجؓ کو ہی اہلبیتؑ جانتے ہیں ۔ اس اہلسنت کا مطلب ، ہمیں سمجھ میں نہیں آتا جس میں نبی اکرمؐ کی بات کو اہمیت ہی نہ دی جائے ۔
کوئی اگر یہ کہے کہ یہ روایت ایسے ہے وغیرہ وغیرہ ، تو اسے بتادوں کہ یہ روایت صحاح ستہ میں موجود ، اہلسنت کی پوری [۷۰] کتابوں میں موجود ، اہلسنت کے بڑے بڑے عالموں نے جیسے کہ ترمذی ، حاکم وغیرہ نے اس روایت کو بلاشبہ صحیح تسلیم کیا ہے ۔
مجھ جاہل پر غصہ تھوکنے سے پہلے اپنے کتاب

پڑھ لیجئے گا ۔ [مترجم امامی]

[۱۸۰]بیبی ام سلمہؓ نے فرمایا ؛ یہ آیت " انما یرید اللّٰہ لیذہب ۔" میرے گھر میں نازل ہوئی اور میں دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر نبی اکرمؐ اور مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ موجود تھے ، نبی اکرمؐ نے ان پر چادر ڈالی اور فرمایا ؛ اے اللّٰہ ، یہ میرے اہل البیتؑ ہیں ، یہ میرے خواص ہیں ، ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھ اور انہیں پاک رکھ ، جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے ۔
بیبیؓ نے پوچھا ؛ کیا میں بھی ان میں داخل ہوں اے اللّٰہ کے رسول ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تو بھلائی پر ہے ۔

[۱۸۱]جناب ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں ؛ بیبی ام سلمہؓ کی باری کا دن تھا کہ جبریلؑ نازل ہوئے نبی اکرمؐ پر اس آیت کے ساتھ " انما یریداللّٰہ لیذہب ۔" ۔

پس نبی اکرمؐ نے حسنؑ اور حسینؑ اور فاطمہؑ اور علیؑ کو بلایا ۔

ان کو اپنے ساتھ لٹایا ، اور ان پر کپڑا ڈالا جبکہ بیبی ام سلمہؓ حجاب میں تھیں ۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے میرے اللہ ! یہ میرے اہلبیتؑ ہیں ، اے اللہ انہیں نجاست سے دور رکھ اور انہیں پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے ۔

بیبی ام سلمہؓ نے پوچھا ؛ اے اللہ کے نبیؐ کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تو اپنے جگہ ہے اور تو خیر پر ہے ۔

[۱۸۲]بیبی ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے ۔ آپؐ پر خیبر کی ایک چادر تھی ۔ سیدہ فاطمہؑ ایک ہنڈیا لائیں جس میں خزیرہ نامی کھانا تھا ۔ نبی اکرمؐ نے ان سے فرمایا ؛ اپنے شوہرؑ اور دونوں

بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کو بلاؤ ۔ سیدہؑ انہیں بلا لائیں ۔ اسی اثناء میں کہ وہ کھانا کھا رہے تھے کہ نبی اکرمؐ پر یہ آیت " انما یرید اللہ لیذہب ۔" نازل ہوئی ۔ نبی اکرمؐ نے اپنی چادر کا باقی ماندہ حصہ پکڑا اور انہیںؑ ڈھانپ دیا اور پھر چادر سے اپنا ہاتھ نکالا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر عرض کیا ؛ اے اللہ ! یہ میرےؑ اہل بیتؑ ہیں اور میرےؑ خاص افرادؑ ہیں ، پس ان سے دور رکھ ہر نجاست سے اور انہیں پاک رکھ جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے ۔ یہ کلمات آپؐ نے تین مرتبہ دہرائے ۔

بیبی ام سلمہؓ نے فرمایا ؛ میں نے اپنا سر چادر کے اندر داخل کیا اور کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! اور میں بھی ان میں ہوں ؟

فرمایا ؛ تو بھلائی پر ہے ۔ یہ دو مرتبہ فرمایا ۔

[۱۸۳]حضرت عمر بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں ؛ یہ آیت " انما یریداللہ لیذہب عنکم ۔" نبی اکرمؐ پر بیبی ام

سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی اور میں بھی گھر میں موجود تھا ۔

پس نبی اکرمؐ نے فاطمہؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور ان پر چادر ڈال دی پھر فرمایا ؛ اے اللہ ! یہ میرے اہلبیتؑ ہیں ، پس انکو ہر نجاست سے دور رکھ اور انہیں پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے ۔

اور بیبی ام سلمہؓ نے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں ؟

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے ۔

[۱۸۴]بیبی ام سلمہؓ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ آیت " انما یریداللہ لیذہب عنکم .." میرے گھر میں نازل ہوئی جب کہ گھر میں سات افراد موجود تھے ، جبریلؑ اور میکائیلؑ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور میںؓ گھر کے دروازے پر تھی تو پوچھا ؛ اے اللہ کے

رسولؐ ! کیا میں اہلبیت نہیں ہوں ؟!!!
نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ تم بھلائی پر ہو ، تم تو نبیؐ کی ازواج میں سے ہو ۔

[۱۸۵]بیبی ام سلمہؓ نے فرمایا ؛ حضرت جبریلؑ بھی چادر کے اندر ایسے داخل تھے جیساکہ امام حسینؑ داخل تھے ۔

[۱۸۶]امام حسنؑ بن علیؑ مجتبیٰ نے ارشاد فرمایا ؛ ہم ہی وہ اہلبیت ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا " انما یریداللہ لیذہب عنکم الرجس اہلبیت .." ۔

[۱۸۷]جناب انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی اکرمؐ فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو سیدہ فاطمہؑ کے دروازے سے گذرتے وقت کہتے ؛ نماز ! اے اہل البیث ! نماز ! " اے اہل بیث اللہ تو بس یہی چاہتا چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں اسطرح پاک رکھے جسطرح

پاک رکھنے کا حق ہے " ۔

[۱۸۸]ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ؛ جب مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کی شادی مبارک ہوگئی تو نبی اکرمؐ چالیس دن صبح کو ان کے دروازے پر آتے اور فرماتے ؛ سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ ، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ۔ نماز ، اللہ تم پر رحم فرمائے " اے اہلبیتؑ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں اسطرح پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے " میریؐ اس سے جنگ ہے جو تمؑ سے جنگ کرے اور میریؐ اس سے صلح ہے جو تمؑ سے صلح کرے ۔

[۱۸۹]انس بن مالک بیان کرتے ہیں ؛ نبی اکرمؐ چھ ماہ تک سیدہ فاطمہؑ کے دروازے پر آتے تھے جب کہ آپؐ نماز صبح کے لیے نکلتے تھے اور فرماتے تھے ؛ اے اہلبیتؑ ، نماز ! " اے اہلبیتؑ اللہ کا

ارادہ تو بس یہی ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں اسطرح پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے " ۔

[۱۹۰]حضرت ابوحمراءؓ نے فرمایا ؛ میں نبی اکرمؐ کے دور میں ، مدینہ منورہ میں سات ماہ تک رہا اور میں نے دیکھا کہ جیسے ہی فجر کا وقت ہوتا نبی اکرمؐ مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے ؛ نماز **!** نماز **!** " اے اہلبیتؑ اللہ کا ارادہ تو صرف یہ ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے "۔

[۱۹۱]جناب ابوحمراءؓ نے فرمایا ؛ میں آٹھ ماہ تک نبی اکرمؐ کے ساتھ رہا ، تو جب صبح ہوتی تو نبی اکرمؐ سیدہ فاطمہؑ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے ؛ اے اہلبیتؑ ، اللہ تم پر رحم کرے " اے اہلبیتؑ اللہ کا ارادہ تو صرف یہ ہے کہ تم

سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے "۔

[۱۹۲]جناب ابوحمراءؓ فرماتے ہیں ؛ میں نے مدینہ منورہ میں آٹھ ماہ تک نبی اکرمؐ کے اس عمل کو یاد کیا کہ آپؐ جب بھی صبح کی نماز کے لیے تو مولا علیؑ کے دروازے کی طرف آتے ، اپنے ہاتھ مبارک کو دروازے کے دونوں جانب رکھتے اور پھر فرماتے ؛ نماز ، نماز " اے اہلبیتؑ اللہ کا ارادہ تو صرف یہی ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں اسطرح پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے "۔

[۱۹۳]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ ہم نے نبی اکرمؐ کو نو ماہ تک دیکھا آپؐ ہر دن ، ہر نماز کے وقت مولا علیؑ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے ؛ اے اہلبیتؑ اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ " اے اہلبیتؑ اللہ کا ارادہ تو بس یہی ہے کہ وہ تم سے ہر قسم کے

رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے " ۔ اللہ تم پر رحم فرمائے ۔ یہ ہر روز پانچ مرتبہ فرماتے تھے ۔

[۱۹۴]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اللہ عزوجل نے مخلوق کو دوحصوں میں تقسیم کیا ، مجھے ان دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا اور یہ اس کا قول ہے " و اصحب الیمین " ترجمہ " اور دائیں ہاتھ والے " [واقعہ ۲۷] تو میںؐ اصحاب الیمین میں سے ہوں اور اصحاب یمین میں سے بہترین ہوں ۔
پھر اللہ عزوجل نے ان دو قسموں کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا اور تین میں سے بہترین حصہ میں رکھا اور یہ اس کا قول ہے " والسابقون السابقون " [واقعہ ۱۰] تو میں سبقت کرنے والوں میں سے ہوں اور میںؐ سبقت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہوں ۔
پھر اللہ عزوجل نے ان تین حصوں کو قبیلوں میں بانٹا اور مجھے بہترین قبیلے میں رکھا اور یہ اس کا قول ہے " اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے ہاں تم سب میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم

سب میں زیادہ پرہیزگار ہے " [حجرات ۱۳] اور میںؐ پوری اولاد آدمؑ سے زیادہ پرہیزگار ہوں ، اور ان سے زیادہ اللہ کو پیارا ہوں اور اس بات پر مجھے کوئی فخر نہیں ۔
پھر اللہ عزوجل نے قبیلوں کو گھروں میں بانٹا اور مجھے بہترین گھر میں رکھا اور یہ اللہ کا قول ہے " انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس ." پس میںؐ اور میرے اہلبیتؑ گناہوں سے پاک ہیں ۔

[۸۹]اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی ان پر درود بھیجو ، اور خوب سلام بھیجا کرو

سورة الأحزاب - آیت 56

[۱۹۵]جناب ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ؛ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اے میرے اللہ ! یہ ہیں آلِ محمدؐ ۔ پس تو آلِ محمدؐ پر رحمتیں اور برکتیں برسا جیسا کہ اس پہلے تونے ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر برسائیں بے شک تو نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے ۔

[۱۹۶]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ ہر چیز کی ایک اونچائی ہوتی ہے اور جنت فردوس کی اونچائی پر موتیوں سے بنی ہوئی دو بستیاں ہونگی ، ایک سفید رنگ کی اور ایک زرد رنگ کی ۔

اور جو بستی سفید رنگ کی ہوگی اس میں ستر ہزار محل ہونگے اور وہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی رہائش گاہ ہوگی ، جبکہ زرد بستی میں بھی ستر ہزار محل ہونگے اور وہ ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کی رہائش گاہ ہوگی ۔

پس تم ایسا درود بھیجو محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ بھیجا تھا ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر ۔

[۱۹۷]مولا علیؑ نے فرمایا کہ میںؑ نے نبی اکرمؐ سے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اسطرح پڑھا کرو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید " ۔

[۱۹۸]طلحہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ تم یہ کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و علیٰ آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید " ۔

[۱۹۹]کعب بن عجرہ نے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ پر سلام کیسے کیا جاتا ہے یہ تو ہم جان چکے ہیں ، لیکن آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم اسطرح کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ آل ابراہیمؑ انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما بارکت علیٰ آل ابراہیمؑ انک حمید مجید "۔

[۲۰۰]کعب بن عجرہ فرماتے ہیں جب یہ آیت " ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی ۔" نازل ہوئی تو ہم نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمیں یہ تو پتہ ہے کہ آپؐ پر سلام کیسے کریں ، لیکن آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اسطرح " اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و علیٰ آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید و بارک علیٰ محمدؐ و آلؑ محمدؐ کما بارکت علیٰ ابراہیمؑ و علیٰ آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید "۔

[۲۰۱]جناب ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ میں نے

نبی اکرمؐ سے پوچھا ؛ یہ جو آپؐ پر سلام کیا جاتا ہے یہ ہمیں پتہ ہے لیکن آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اسطرح کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ عبدک و رسولک کما صلیت علیٰ آل ابراہیمؑ ، و بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما بارکت علیٰ آلؑ ابراہیمؑ " ۔

[۲۰۲]جناب زید بن خارجہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمیں یہ معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کیسے کریں اب آپؐ یہ بتائیے کہ ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تمہاری کوشش ہونی چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجو ، اور اسطرح کہو " اللھم بارک علیٰ محمدؐ و آلؑ محمدؐ کما بارکت علیٰ ابراہیمؑ و علیٰ آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید " ۔

[۲۰۳]ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛

جس شخص کو یہ بات خوشی دے کہ [اس کے ثواب کو] پورے پیمانے کے ساتھ ناپا جائے تو یہ تب ہوگا جب وہ ہمارے اہلبیت پر درود بھیجے گا ، اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے " اللھم صل علیٰ محمدؐ النبی و ازواجہ و ذریتہ و اہلبیتہ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ انک حمید مجید " .

[۲۰۴]ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرمؐ سے پوچھا ؛ آپؐ پر درود کیسے پڑھیں ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ و بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت و بارکت علیٰ ابراہیمؑ و آلؑ ابراہیمؑ فی العالمین انک حمید مجید " .
اور سلام کا تو تمہیں پہلے ہی پتہ ہے .

[۲۰۵]جناب ابومسعود انصاری نے جناب بشیر بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ؛ اے اللّٰہ کے

رسولؐ ! اللہ عزوجل نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپؐ پر درود بھیجیں تو ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

پس نبی اکرمؐ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ مجھے لگا کہ میں نے سوال ہی نہیں کیا ! پھر ارشاد فرمایا ؛ تم کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؐ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؐ محمدؐ کما بارکت علیٰ ابراہیمؑ فی العالمین انک حمید مجید " اور سلام تو تمہیں معلوم ہے ۔

[۲۰۶]ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کیسے کریں لیکن آپؐ پر درود کیسے بھیجیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اسطرح بھیجو " اللھم اجعل صلواتک و برکاتک علیٰ آلؐ محمدؐ اھ کماجعلتھا علیٰ آلؐ ابراہیمؑ انک حمید مجید " ۔

نوٹ ١ـہ ؛ اس روایت میں نبی اکرمؐ نے درود پڑھنا سکھایا اور اپنے نام کے بجائے صرف آلؑ محمدؐ کا نام لیا ۔

[۲۰۷]بریدہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا ؛ اے اللّٰہ کے رسولؐ ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح کرنا ہے لیکن یہ بتائیے کہ آپؐ پر درود کیسے پڑھیں ؟
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یہ کہو " اللھم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما جعلتھا علیٰ ابراہیمؑ انک حمید مجید " ۔

[۲۰۸]حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا ؛ اگر تم نبی اکرمؐ پر درود بھیجو تو خوبصورت درود بھیجو ، کیا تم نہیں جانتے کہ یہ درود نبی اکرمؐ پر پیش کیا جاتا ہے ۔
راویوں نے کہا ؛ تو ہم کو سکھائیے ۔
ابن مسعودؓ نے فرمایا ؛ کہو " اللھم اجعل صلواتک

و رحمتک و برکاتک علیٰ سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمدؐ عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر و رسول الرحمۃ ، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ بہ الاولون و الآخرون ، اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید "۔

[۲۰۹]حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! ہم کو پتہ ہے کہ آپؐ کو سلام کس طرح کریں مگر آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں ؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم کہو " اللھم صل علیٰ محمدؐ و ابلغۃ درجۃ الوسیلۃ من الجنۃ ، اللھم اجعل فی المصطفین محبتہ ، و فی المقربین مودتہ ، و فی علیین ذکرہ ودارہ ، والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ ، اللھم صل علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ کما صلیت علیٰ ابراہیمؑ و علیٰ آلؑ ابراہیمؑ انک حمید مجید و بارک علیٰ محمدؐ و علیٰ آلؑ محمدؐ "۔

[۹۰]وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں
کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنہوں نے
ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال
اپنے سر لے لیا ہے

سورة الأحزاب - آیت 58

[۲۱۰]جناب مقاتل بن سلیمان نے فرماتے ہیں ؛ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ منافقوں کا ایک گروہ تھا جو مولا علیؑ کو اذیتیں دیتے تھے اور ان کی تکذیب کرتے تھے .

سُورَةِ

فَاطِرِ

سُورَةُ

الصَّافَّاتِ

[۹۱]ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا‌ۚ

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا

سورة فاطر - آیت 32

[۲۱۱] و [۲۱۲] مولا علیؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا ؛ اس سے مراد ہمؑ ہیں ۔

[۹۲]وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَۙ

اور ذرا انہیں ٹھہراؤ، ان سے کچھ پوچھا جائے گا

سورة الصافات - آیت 24

[۲۱۳]حضرت ابن عباسؓ نے نبی اکرمؐ سے روایت کی کہ فرمایا ؛ " اور ذرا انہیں ٹھراؤ ، ان سے کچھ پوچھا جائے گا " ولایۃ علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں ۔

[۲۱۴]مجاہد نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ؛ یعنی ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال ہوگا ۔

[۹۳]سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ

سلام ہو آل یاسین علیہ السّلام پر

سورۃ الصافات - آیت 130

[۲۱۵]حضرت ابن عباسؓ نے اللہ کے اس قول " سلٰم علیٰ آل یاسین " کے بارے میں فرمایا ؛ ہم آل محمدؐ ہی آل یاسین ہیں ۔

[۲۱۶]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ آل محمدؐ ہی آل یاسین ہیں ۔ اور ہماری مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے ۔

سُورَةُ الزُّمَرِ

سُورَةُ الشُّورَىٰ

[۹۴]فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَهٗ ؕ اَ لَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡـوًى لِّلۡـكٰفِرِيۡنَ

تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور صداقت کے آجانے کے بعد اس کی تکذیب کرے تو کیاجہّنم میں کافرین کا ٹھکانا نہیں ہے

سورة الزمر - آیت 32

[۲۱۷]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اس آیت میں صدق سے مراد ہم اہل البیتؑ کی ولایت ہے ۔

[۲۱۸]امام موسیٰ کاظمؑ کے بابا امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول " فمن اظلم ممن كذب على الله ." کے بارے میں فرمایا ؛ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مولا علیؑ کی شان میں نبی اکرمؐ کی بات نہ مانی ۔

[۹۵]وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ

اور جو شخص صداقت کا پیغام لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ درحقیقت صاحبانِ تقویٰ اور پرہیزگار ہیں

سورۃ الزمر - آیت 33

[۲۱۹]جناب ابوہریرہ نے فرمایا ؛ " اور جو شخص صداقت لے کر آیا " یہ نبی اکرمؐ ہیں " اور جس نے اسکی تصدیق کی " یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۲۲۰]مجاہد نے بیان کیا ؛ " اور جس نے اس کی تصدیق کی " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۲۲۱]امام ابوجعفرؑ نے فرمایا ؛ " اور جو شخص صداقت لے کر آیا " وہ نبی اکرمؐ ہیں " اور جس نے اس

کی تصدیق کی " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۹۶]قُلْ لَّآ اَسْــَٔـــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

آپؐ کہیے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابتداروں کی محبت کے

سورة الشوری - آیت 23

[۲۲۲] و [۲۲۳]حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ جب یہ آیت " قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی " نازل ہوئی تو ہم نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! یہ کونسے رشتہ دار ہیں جنکی مودت ہم پر واجب ہے ؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کی اولادؑ ۔

[۲۲۴]ابن عباسؓ نے آیت مودت کے بارے میں فرمایا ؛ یعنی قرابت کی حفاظت کرنا ۔

[۲۲۵]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ ہم قرابتدار ہیں اور مودت کی حفاظت سوائے مؤمن کے کوئی نہ کرےگا ، پھر آپؑ نے یہ آیت " قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ " تلاوت فرمائی ۔

[۲۲۶]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ انصار نے آپس میں کہا ؛ اگر ہم نبی اکرمؐ کے لیے مال جمع کردیتے تو آپؐ کا ہاتھ کشادہ ہو جاتے اور مال کے اور آپؐ کے درمیان کوئی حائل نہ ہو ؟

انہوں نے عرض کی ؛ اے اللہ کے رسول ! ہم نے اپنے اموال سے مال جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی " قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ " ۔

وہ نکلے اور اختلاف کرنے لگے اور کہنے لگے ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں اس کی طرف کہ نبی اکرمؐ نےکیا فرمایا ؟ ان میں سے بعض کہنے لگے ؛ آپؐ نے یہ اس لیے فرمایا کہ ہم آپؐ کی اہل البیتؑ کے ساتھ مل کر لڑیں اور ہم ان کی مدد کریں ۔

اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی " کیا وہ کہتے ہیں کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ، ہاں وہ وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے " اللہ نے انکو توبہ کرنے میں توفیق دی " اللہ ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے ، جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور اپنے فضل سے اضافہ کرتا ہے [شوری آیات ۲۴ تا ۲۶] ان لوگوں کے لیے جنہوں نے یہ کہا کہ وہ اللہ سے توبہ کرتے ہیں اور بخشش طلب کرتے ہیں ۔

سُورَةُ الزُخْرُفُ

سُورَةِ مُحَمَّدٌ علیہ السلام

سُورَةُ الفَتْحَ

[۹۷]فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَۙ

پھر ہم یا تو آپ کو دنیا سے اٹھالیں گے تو ہمیں تو ان سے بہرحال بدلہ لینا ہے

سورۃ الزخرف - آیت 41

[۲۲۷]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " پھر ہم یاتو ہم آپؐ کو دنیا سے اٹھالیں گے تو ہمیں تو ان سے بحرحال بدلہ لینا ہے " علیؑ کے ذریعے ۔

[۲۲۸]جناب جابر بن عبداللہؓ نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ اس آیت " فإما نذھبن بک فإنا منھم منتقمون " کے متعلق نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ یہ میرے بعد ناکثین ،

قاسطین اور مارقین سے میرا بدلہ لیں گے ۔

[۲۲۹]عبدالرحمٰن بن مسعود العبدی نے کہا کہ مولا علیؑ نے یہ آیت " فإما نذھبن بك فإنا منهم منتقمون " تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ؛ نبی اکرمؐ اس دار دنیا سے چلے گئے اور ان کے دشمنوں میں عذاب باقی رہ گیا ۔

[۹۸]وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ

اور جب ابن مریم کو مثال میں پیش کیا گیا تو آپ کی قوم شور مچانے لگی

سورة الزخرف - آیت **57**

[۲۳۰]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی " و لما ضرب ابن مریمؑ ". ۔

[۲۳۱]مولا علیؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے مجھ سے

سے فرمایا ؛ اے علیؑ ! تمہاری مثال بلکل عیسیٰ جیسی ہے ، انؑ سے حد سے زیادہ محبت کرنے والے بھی ہلاک ہوگئے اور ان سے بغض رکھنے والے بھی ہلاک ہوگئے ۔

تو پھر منافقوں نے کہا ؛ کیا آپؐ علیؑ کے لیے صرف عیسیٰؑ کی مثال سے راضی ہوتے ہیں ؟

تو یہ آیت نازل ہوئی " و لما ضرب ابن مریمؑ ". ۔

[۹۹]اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ○وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡۙ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَهُمۡ

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا○اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اُس چیز کو مان لیا جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے اور ہے وہ سراسر حق اُن کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں اُن سے دور کر دیں اور

ان کا حال درست کر دیا

سورۃ محمد - آیت 2 ، 1

[۲۳۲]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ سورہ محمدؐ کی ایک آیت بنی امیہ کے لیے ہے اور ایک ہمارے لیے ہے ۔

[۱۰۰]وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ

اگر ہم چاہیں تو وہ لوگ آپؐ کو دکھا دیں اور آپؐ انہیں علامتوں سے پہچان لیں اور آپؐ انہیں ان کے اندازِ گفتگو سے تو ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے

سورۃ محمدؐ - آیت 30

[۲۳۳]جناب ابوسعید خدریؓ نے اللہ عزوجل کے قول " اور آپؐ انہیں ان کے انداز گفتگو سے تو ضرور پہچان لیں گے " کے متعلق فرمایا ؛ علیؑ بن ابی طالبؑ سے بغض رکھنے پر پہچان لیں گے ۔

[۲۳۴]جناب ابن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا ؛ ہم نبی اکرمؐ کے دور مبارک میں منافقوں کو پہچانتے ہی نہ تھے سوائے علیؑ بن ابی طالبؑ کے بغض سے ۔

[۱۰۱]اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰىۙ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ؕ وَسَيُحۡبِطُ اَعۡمَالَهُمۡ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا اور ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد بھی پیغمبر سے جھگڑا کیا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے ہیں اور

اللہ عنقریب ان کے اعمال کو بالکل برباد کردے گا

سورۃ محمدؐ - آیت 32

[۲۳۵]امام ابوجعفرؑ نے ارشاد فرمایا ؛ " اور جس نے ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد بھی پیغمبرؐ سے جھگڑا کیا " یعنی مولا علیؑ کے حکم کے متعلق جھگڑا کیا ۔

[۱۰۲]اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا

بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے

سورۃ الفتح - آیت 1

[۲۳۶]جناب انس نے فرمایا ؛ اس آیت " انا فتحنا لک فتحا مبینا " سے مراد فتح خیبر ہے ۔

[۲۳۷]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب میں نے خیبر کے روز علم کو ہاتھ میں اٹھایا تو نبی اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا ؛ جاؤ جبریلؑ تمہارے ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے ہے اور تمہارا رعب قوم کے دلوں میں بھرا ہوا ہے ۔

اے علیؑ ! جان لوکہ یہود اپنی کتابوں میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جو ان کو تباہ کرے گا اس کا نام " ایلیاء " ہوگا ۔

پس جب تم ان سے ملو تو کہنا کہ ؛ میں علیؑ ہوں ۔ خدا نے چاہا تو شکست کھاجائیں گے ۔

تو مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب میںؑ قلعہ کے قریب پہنچا تو یہودیوں کے ایک عالم نے مجھ سے کہا ؛ تم کون ہو ؟

میںؑ نے اس سے کہا ؛ میں علیؑ بن ابی طالبؑ ہوں ۔

اس نے کہا ؛ بے شک تم غالب آگئے ، اور بے شک موسیٰؑ پر جھوٹ نازل نہیں کیا گیا تھا ۔

[۱۰۳]مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع و سجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت

توراۃ میں اور انجیل میں اُن کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں اِس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے

سورۃ الفتح - آیت **29**

[۲۳۸]ابن عباسؓ فرمایا " تم انہیں جب دیکھوگے تو رکوع و سجود میں پاؤگے " یعنی علیؑ کو ۔

[۲۳۹]امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے آباءؑ و اجدادؑ کے سلسلہ سند سے فرمایا ؛ یہ آیت " ترھم رکعا سجدا " علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

[۲۴۰]حسن بصریؒ نے اس آیت " پھر تنے پر کھڑی ہوگئی " کے متعلق فرمایا ؛ اسلام مولا علیؑ کی تلوار کے ذریعے کھڑا ہوا ۔

[۲۴۱]امام جعفرصادقؑ اور حسن بصریؒ نے فرمایا ؛ یہ آیت " فاستویٰ علیٰ سوقہ " امیرالمؤمنینؑ کی شان میں ہے ، کیونکہ اسلام ، مولا علیؑ کی تلوار سے کھڑا ہوا ۔

[۲۴۲]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " تاکہ کفار ان سے جلیں " یعنی علیؑ سے ۔

[۲۴۳]امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ؛ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

سُورَةُ قٓ

سُورَةُ النَّجْمِ

سُورَةُ الْقَمَرْ

سُورَةُ الرَّحْمَٰنْ

[۱۰۴]اَلۡقِیَا فِیۡ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیۡدٍ ۙ

تم دونوں ہر اس شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کٹر کافر اور حق کا پکا دشمن تھا

سورۃ ق - آیت **24**

[۲۴۴]عبایہ بن ربعی سے روایت ہے کہ ؛ جہنم میں جھونکنے پر نبی اکرمؐ اور مولا علیؑ مامور ہیں ۔

[۱۰۵] تا [۱۰۸]وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ۙ○مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی ۚ○وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ○اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے○کہ تمہارا یہ ساتھیؐ نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے○اور

وہ اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں کرتا ہے○اس کا کلام وہی وحی ہے جو مسلسل نازل ہوتی رہتی ہے

سورۃ النجم - آیت ۱ تا ۴

[۲۴۵]جناب حبۃ العرنیؒ نے فرمایا ؛ جب نبی اکرمؐ نے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا سوائے مولا علیؑ کے دروازے کے تو بعض لوگوں نے کہا ؛ نبی اکرمؐ نے عباسؓ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو نکال دیا اور اپنی جگہ اپنے چچازاد کو ٹھرایا ۔ جب نبی اکرمؐ کو یہ سب معلوم ہوا تو آپؐ نے نماز جامع کا حکم فرمایا اور خطبہ کے بعد یہ آیات پڑھیں " و النجم اذا ہویٰ ، ما ضل صاحبکم و ما غویٰ " ۔

[۲۴۶]جناب ابوحمراءؒ اور جناب حبۃ العرنیؒ دونوں نے کہا ؛ نبی اکرمؐ نے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد میں کھلتے تھے ، یہ حکم ان پر گراں گذرا ۔ جناب حبہؒ نے فرمایا ؛ میں دیکھ رہا ہوں جناب حمزۃ

بن عبدالمطلبؒ کی طرف اور وہ ایک سرخ چادر لیے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھیں آنسوں بہا رہی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے ؛ تمؐ نے اپنے چچا کو اور ابوبکر کو اور عمر کو اور عباسؓ کو نکال دیا اور اپنے چچازاد کو ٹھرایا ۔

اس دن ایک آدمی نے کہا ؛ وہؐ دیر نہ کریں گے اپنے چچازاد کو اٹھانے میں ۔

جب نبی اکرمؐ نے جان لیا کہ یہ حکم ان پر بھاری گذراہے تو آپؐ نے انکو نماز جامع میں بلایا اور وہ جمع ہوگئے تو آپؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور نبی اکرمؐ نے جو خطبہ دیا اس جیسا فصیح و بلیغ خطبہ پہلے کبھی نہ دیا تھا ، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تحمید اور وحدانیت کا ذکر فرمایا ، جب آپؐ خطبہ دے چکے تو فرمایا ؛ اے انسانوں ! میںؐ نے کسی دروازے کو بند نہیں کیا اور نہ میںؐ نے کسی دروازے کو کھولا اور نہ میںؐ نے تم کو نکالا اور نہ ٹھرایا ، پھر

یہ آیات تلاوت فرمائیں " و النجم اذا ہویٰ .. وحی یوحیٰ " ۔

[۱۰۹]فِیۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِیۡكٍ مُّقۡتَدِرٍ

ایک سچی عزت والی نشست میں ، اس بادشاہ کے پاس جس کے قبضے میں سارا اقتدار ہے

سورۃ القمر - آیت 55

[۲۴۷]جناب جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا ؛ ہم نبی اکرمؐ کے پاس بیٹھے تھے اور جنت میں جانے والوں کا تذکرہ کر رہے تھے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جنتیوں میں سے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے ۔
تو جناب ابودجانہ انصاریؓ نے فرمایا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ نے ہمیںؐ یہ خبر دی تھی کہ جنت انبیاء پر اس وقت تک حرام ہے جب تک آپؐ اس میں داخل نہ ہوں اور دوسری امتوں پر بھی حرام ہے جب تک آپؐ کی امت داخل جنت نہ ہو ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ بلکل ٹھیک اے ابودجانہ ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل نے نور سے ایک پرچم خلق فرمایا اور ایک ستون یاقوت سے خلق فرمایا اور اس پر نور سے یہ تحریر فرمایا " لا الہ الا اللہ محمدؐ رسولؐ اللہ آلؐ محمدؐ خیر البریہ " پس اس علم کو اٹھانے والے قیامت کے امام ہیں ، اور اشارہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف کیا اور علیؑ کے ذریعے اس کی تفسیر فرمائی ۔

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اس اللہ کی حمد جس نے آپؐ کے ذریعے ہمیںؑ کرم اور شرف سے نوازا ۔

نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ بشارت ہو اے علیؑ ! جس نے بھی تجھ سے محبت رکھی اللہ قیامت والے دن اسے ہمارے ساتھ اٹھائے گا پھر نبی اکرمؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی " فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر " ۔

[۱۱۰] تا [۱۱۳]مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيٰنِ○بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ○فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ○

اس نے دو دریا بہائے ہیں جو آپس
میں مل جاتے ہیں○ان کے درمیان حد
فا صلِ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی
نہیں کرسکتے○تو تم اپنے رب کی کس
کس نعمت کو جھٹلاؤ گے○ان دونوں
دریاؤں سے موتی اور مونگے برآمد
ہوتے ہیں

سورۃ الرحمن - آیت 19

[۲۴۸]انس بن مالک نے اللہ عزوجل کے قول " مرج البحرین یلتقین " کے متعلق فرمایا ؛ یہ علیؑ اور فاطمہؑ ہیں ۔ " یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان " یہ دونوں حسنؑ اور حسینؑ ہیں ۔

[۲۴۹]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " مرج البحرین یلتقیان " یہ علیؑ اور فاطمہؑ ہیں ۔ " بینھما برزخ لا یبغیان " یہ نبی اکرمؐ کی ذات ہے ۔ " یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان " یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں ۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةُ

سُورَةُ الْحَدِيدُ

[۱۱۴]وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ

اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں

سورۃ الواقعۃ - آیت 10

[۲۵۰]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا " والسبقون السبقون " تو فرمایا ؛ مجھ سے جبریلؑ نے کہا کہ وہ مولا علیؑ ہیں ۔ [یعنی سبقت کرنے والے مولا علیؑ ہیں]

[۲۵۱]نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ تین آدمیوں نے سبقت کی ، موسیٰؑ کی طرف سبقت کرنے والا یوشعؑ بن نونؑ تھا ، اور عیسیٰؑ کی طرف سبقت کرنے والا صاحب یٰسؑ تھا اور میں محمدؐ کی طرف سبقت کرنے والے علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۲۵۲]جناب ابن عباسؓ نے اس آیت " والسٰبقون السٰبقون " کے متعلق فرمایا ؛ یوشعؑ بن نونؑ نے جناب موسیٰؑ کی طرف سبقت حاصل کی ، اور مؤمنِ آل یٰس نے جناب عیسیٰؑ کی طرف سبقت حاصل کی ، اور علیؑ بن ابی طالبؑ نے نبی اکرمؐ کی طرف سبقت حاصل کی ۔

[۲۵۳]ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ؛ یوشعؑ بن نونؑ نے موسیٰؑ بن عمرانؑ کی طرف سبقت حاصل کی اور مؤمن آل یٰس نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کی طرف سبقت حاصل کی اور علیؑ بن ابی طالبؑ نے محمدؐ بن عبداللہؑ کی طرف سبقت حاصل کی اور یہ سب امت میں سبقت کرنے والے تھے اور مولا علیؑ ان سب سے افضل ہیں ۔

[۲۵۴]ابن عباسؓ نے اس آیت " والسٰبقون السٰبقون " کے بارے میں فرمایا ؛ یہ آیت حزقیلؑ مؤمن آل فرعون اور حبیب النجار جس کا ذکر یٰس میں ہے

اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ، اور یہ سب امت میں سبقت لے جانے والے تھے اور مولا علیؑ سبقت میں سب سے افضل ہیں ۔

[۱۱۵]وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

اور جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہی خدا کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہیں

سورۃ الحدید - آیت 19

[۲۵۵]جناب ابولیلیٰ نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ الصدیق تین ہیں ، حبیب النجارؓ مؤمن آل یاسین ، و حزبیلؓ مؤمن آل فرعون اور علیؑ بن ابی طالبؑ تیسرے ہیں اور ان سب سے افضل ہیں ۔

سُورَةُ

الْمُجَادَلَةُ

[۱۱۶]یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىکُمۡ صَدَقَةً ؕ

اے ایمان والو ! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی اس تنہائی کی بات سے پہلے کچھ صدقہ کردیا کرو

سورة المجادلة - آیت 12

[۲۵۶]مولا علیؑ نے آیت نجویٰ کے متعلق فرمایا ؛ اس پر کسی ایک نے بھی عمل نہیں کیا سوائے میرے ، حتیٰ کہ یہ آیت منسوخ ہوگئی ، یہ حکم نہیں تھا مگر ایک ساعت کے لیے ۔

[۲۵۷]مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا ؛ اللہ کی کتاب میں ایک آیت ہے جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد اس پر عمل کرسکتا ہے اور وہ یہ آیت نجویٰ ہے " یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم

الرسولؐ ".

میرے پا س ایک دینار تھا ، میں نے اسے دس دراہم میں بیچا ، اگر میںؑ نبی اکرمؐ سے کچھ بات کرنا چاہتا تھا تو ایک درہم صدقہ کردیتا تھا ، پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا تو اس پر میرے سوا کوئی ایک بھی عمل نہ کرسکا ، تب یہ آیت نازل ہوئی " کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنی تنہائی کی بات سے پہلے صدقات دیا کرو ؟ اب جبکہ تم ایسا نہیں کرسکے اور اللہ نے تمہیں معاف کردیا .. آخر تک "[مجادلۃ ۱۳] .

[۲۵۸]جناب مجاہد نے فرمایا ؛ ایک آیت نازل ہوئی جس پر نہ علیؑ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی علیؑ کے بعد اس پر عمل کرسکتا ہے ، وہ یہ ہے " یا ایھا الذین اذا ناجیتم الرسولؐ ".

کیا ہے کہ مولا علیؑ کے پاس ایک دینار تھا ، آپؑ نے اسے دس درہم کے بدلے بیچا ، تو آپؑ نے نبی اکرمؐ سے دس مرتبہ راز کی بات کی اور دس درہم صدقہ کردیے اور درہم ختم ہوگئے اور یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا .

[۲۵۹]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب آیت نجویٰ نازل ہوئی تو

نبی اکرمؐ نے مجھؑ سے فرمایا ؛ تو کیا کہتا ہے ،
کیا ایک دینار ٹھیک رہے گا ؟
میںؑ نے کہا ؛ وہ اس پر طاقت نہیں رکھتے ۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم کیا کہتے ہو ؟
میں نے کہا ؛ ایک جو ۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تمؑ نے تو بہت کم بتایا ۔
اور یہ آیت نازل ہوئی " کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنی تنہائی کی بات سے پہلے صدقات دو ؟ ۔ " [مجادلہ ۱۳]
مولا علیؑ نے فرمایا ؛ میری وجہ سے اللہ عزوجل نے اس امت پر تخفیف فرمادی ۔

[۲٦۰]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " اذا ناجیتم الرسول " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا ؛ تیری کیا رائے ہے کیا ایک دینار مقرر کریں ؟
میںؑ نے کہا ؛ وہ اس پر طاقت نہیں رکھتے ۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ پھر آدھا دینار ؟

میںؑ نے کہا ؛ وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم کیا کہتے ہو ؟

میںؑ نے کہا ؛ کچھ جَو ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم نے بہت کم بتایا ۔

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ تو یہ آیت " ءَ اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجونکم صدقات " نازل ہوئی اور میری وجہ سے اللہ عزوجل نے امت پر تخفیف کردی ۔

سُورَةُ

الصَّفِّ

سُورَةُ

التَّحْرِيمِ

[۱۱۷]يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوٰارِيّٖنَ مَنْ
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَـوٰرِيُّوْنَ نَحْنُ
اَنْصَارُ اللّٰهِ

ایمان والو اللہ کے مددگار بن جاؤ
جس طرح عیسٰی بن مریم علیہ السلام
نے اپنے حواریین سے کہا تھا کہ اللہ
کی راہ میں میرا مددگار کون ہے تو
حواریین نے کہا کہ ہم اللہ کے ناصر ہیں

سورۃ الصف - آیت ١٤

[۲۶۱]مولا حسینؑ نے فرمایا ؛ جب انصار عقبہ میں
نبی اکرمؐ کی بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے تو نبی
اکرمؐ نے فرمایا ؛ اٹھ یا علیؑ [اور ان لوگوں سے
بیعت لے] ۔
پھر مولا علیؑ نے عرض کیا ؛ میںؑ ان سے کس
بات پر بیعت لوں اے اللہ کے رسولؐ ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اس بات پر کہ وہ اللہ کی اطاعت کرینگے اور اللہ کی نافرمانی نہیں کرینگے اور اس بات پر بھی کہ وہ اللہ کے رسولؐ اور اہلبیتؑ رسولؐ اور اولاد رسولؐ سے اسطرح دشمنوں کو دفع کرینگے جسطرح اپنے سے اور اپنے اہل و عیال سے دور کرتے ہیں ۔ پھر انہوںؑ نے دونوں طرف سے ایک دستاویز بنادی ۔

[۱۱۸]فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَهِیْرٌ

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے، اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں

سورۃ التحریم - آیت ۴

[۲۶۲]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا اس آیت کے متعلق " و صٰلح المؤمنین " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۲۶۳]جناب اسماءؑ بنت عمیس نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛"و صالح المؤمنین " علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۱۱۹]يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ‌ ۚ

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو

سورة التحريم - آیت 8

[۲۶۴]جناب ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ؛ سب پہلے ابراہیمؑ خلیل اللہ ہونے وجہ سے جنت کا لباس پہنیں گے پھر محمدؐ پہنیں گے کیونکہ وہ صفوۃ اللہ ہیں ، پھر مولا علیؑ پہنیں گے اور مولا علیؑ ان دونوںؑ کے بیچ گھومتے ہونگے ۔ پھر ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " یوم لا یخزی اللہ النبی و الذین آمنوا معہ " ۔

[۲۶۵]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا لباس ابراہیمؑ زیب تن کریں گے اپنے خلیل اللہ ہونے کی وجہ سے اور پھر میںؐ اپنے صفوۃ اللہ ہونے کی وجہ سے اور پھر علیؑ بن ابی طالبؑ اور وہ ہمؑ دونوں کے بیچ جنت میں ٹھلتے ہونگے ۔

سُورَةُ

الْحَاقَّةِ

[۱۲۰]لِنَجْعَلَهَا لَکُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ

تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں

سورة الحاقة - آیت 12

[۲۶۶]جناب بریدہ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں " تو نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! توہی یاد رکھنے والا ہے ۔

[۲۶۷]جناب بریدہ کا بیان ہے کہ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ اللہ عزوجل نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میںؐ تجھےؑ قریب کروں اور تجھےؑ دور نہ کروں اور میںؐ تجھؑ کو علم دوں اور تجھؑ پر حق ہے کہ اسے یاد رکھے ۔ تو یہ آیت نازل ہوئی " اور یاد رکھنے والے کان

اسے یاد رکھیں " ۔

[۲۶۸]جناب بریدہ اسلمی نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھؑ کو اپنے قریب کروں اور اپنے سے دور نہ کروں اور تجھے علم سکھاؤں اور تو سنے اور یاد رکھے ۔

بریدہ نے فرمایا ؛ تو یہ آیت نازل ہوئی " اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھیں " ۔

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ میںؑ نے جو بھی کلام نبی اکرمؐ سے سنا اس میںؑ نے یاد رکھا اور حفظ کرلیا اور کبھی نہ بھولا ۔

[۲۶۹]مکحول نے بیان کیا ؛ جب یہ آیت " اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھیں گے " تو نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ علیؑ کے کان یاد رکھنے والے بنادے ۔

مکحول نے کہا ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ کوئی بھی

ایسی چیز جو میں نے نبی اکرمؐ سے سنی ہو ، کبھی نہیں بھولا ۔

[۲۷۰]مکحول نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے یہ آیت " اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھیں گے " تلاوت فرمائی پھر مولا علیؑ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ؛ میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ وہ تیرے کانوں کو یاد رکھنے والا بنادے ۔ اور مولا علیؑ نے فرمایا ؛ میں نے اللہ کے نبیؐ سے جو بھی کلام سنا اسے میں نے یاد کیا اور حفظ کرلیا اور کبھی نہیں بھولا ۔

[۱۲۱]فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ

پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

سورۃ الحاقۃ - آیت 19

[۲۷۱]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

[۲۷۲]امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کے متعلق ؛ " پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا " وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

سُورَةُ

الْمُعَارِجِ

[۱۲۲] و [۱۲۳]سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍۙ○لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا
ہے○جو کافروں پر آنے والا ہے کوئی
نہیں ہے جو اسے روک سکے

سورۃ المعارج - آیت 2 ، 1

[۲۷۳]سفیان بن عیینہؒ سے ایک شخص نے اللہ عزوجل کے اس فرمان " ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا " کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوا تو انہوں نے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جو تم سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا ۔

مجھے بیان کیا امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباءِ الطاہرینؑ کی سند سے کہ جب نبی اکرمؐ نے غدیر خم پر لوگوں کو ندادی اور وہ سب اکٹھے ہوگئے تو آپؐ نے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ؛ جس جس

کا میںؐ سردار ہوں اس اس کا علیؑ سردار ہے ، تو
حدیث تمام شہروں میں پھیل گئی ، جب یہ حدیث
حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو وہ نبی اکرمؐ کے
پاس اپنی ناقہ پر سوار ہوکر آیا اپنی سواری کو بٹھایا
اور اتر کر کہا ؛ اے محمد ! آپؐ نے اللہ کے متعلق ہم
کو حکم دیا کہ ہم گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں ، تو ہم نے اس
بات کو قبول کرلیا ، پھر آپؐ نے پانچ وقت کی نماز
پڑھنے کا حکم دیا تو اس کو بھی قبول کرلیا ، پھر آپؐ
اس پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے چچازاد
کے دونوں بازو بلند کردیے اور ہم پر اسکو فضیلت
دی اور کہا جس کا میںؐ سردار ہوں علیؑ بھی اس کا
سردار ہے ، یہ بات آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل
کی طرچ سے ؟

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ مجھے اس خدا کی قسم
ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، بے شک یہ اللہ
عزوجل کی طرف سے ہے ۔

پس حارث بن نعمان پلٹا اور اپنی سواری تک جانا چاہتا تھا تو وہ یہ کہتا جاتا تھا ؛ اے اللّٰہ جو کچھ محمدؐ کہہ رہے ہیں اگر یہ حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر نازل کر یا اس سے بھی سخت عذاب میں ڈال ۔

چنانچہ وہ اپنی سواری تک نہ پہنچنے پایا تھا کہ اللّٰہ عزوجل نے ایک ایسا پتھر پھینکا جو اس کی کھوپڑی پر آگرا اور اس کی دُبُر سے جا نکلا اور وہ ڈھیر ہوگیا ۔

پس اللّٰہ عزوجل نے یہ آیت " سال سائل بعذاب واقع " [معارج ۱] نازل فرمائی ۔

سُورَةُ الشَّمْسِ

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

[۱۲۴]اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا

جب ان کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا

سورة الشمس - آیت 12

[۲۷۴]جناب سعید بن مسیبؒ نے فرمایا ؛ مولا علیؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " جب ان کا بدبخت کھڑا ہوا " اور فرمایا ؛ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! یہ وہی شخص ہے جو میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگ دے گا ۔

[۲۷۵]مولا علیؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے مجھؑ سے فرمایا ؛ یا علیؑ ! پچھلوں کا سب سے بڑا بدبخت کون ہے ؟
میںؑ نے کہا ؛ ناقہ صالحؑ کی کونچیں کاٹنے والا ۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ سچ کہا ۔ تو پھر آخرین

میں سب سے بڑا بدبخت کون ہے ؟

میںؑ نے کہا ؛ میںؑ نہیں جانتا ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو تیرے سر پر ضرب لگائے گا اور وہ بنی ثمود کے فرد کہ جس نے ناقہ صالحؑ کی کونچیں کاٹی تھیں ، سے بھی بڑا بدبخت ہوگا ۔

[۱۲۵]اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

اور بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں

سورة البينة - آیت 7

[۲۷۶]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " ان الذین آمنوا و علموا الصالحات اولائک هم خیر البریۃ " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے

فرمایا ؛ تمؑ اور تمہارے شیعہ ہی بہترین مخلوق ہیں اور قیامت کے دن اس حالت میں آئینگے کہ اللہ ان سے راضی ، وہ اللہ سے راضی ہونگے ۔

[۲۷۷]حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ جب یہ آیت " ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریۃ " نازل ہوئی تو نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ وہ تمؑ اور تمہارے شیعہ ہیں ۔ تمؑ اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن ایسے آئینگے کہ انہوں نے راضی کیا اور وہ بھی راضی ہوئے اور تیرے دشمن اس حالت میں آئینگے کہ اللہ ان پر غضبناک ہوگا ۔

تو مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ، میرے دشمن کون ہیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو [معاذاللہ] تجھ سے بیزار ہیں اور تجھ پر لعن کرتے ہیں ۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جس نے یہ کہا کہ " اے اللہ علیؑ پر رحم فرما " تو اللہ اس پر بھی

رحم فرمائے ۔

[۲۷۸]ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ خیر البریہ آتا ہے ، تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن ایسے آئنیگے کہ وہ راضی ہوئے اور انہوں نے راضی کیا ۔

[۲۷۹]مولا علیؑ کے کاتب یزید بن شراحیل انصاری نے فرمایا کہ میں نے مولا علیؑ کو فرماتے سنا ؛ میںؑ نے نبی اکرمؐ کے سینہ اقدس پر سر رکھا ہوا تھا اور آپؐ مجھ سے باتیں کررہے تھے ۔
تو نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے علیؑ ! کیا تو نے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد " ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریہ " یہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں میریؑ اور تمہاریؑ وعدہ گاہ حوض کوثر ہے ۔ جب قیامت کے دن تمام امتوں کو حساب کے لیے پکارا جائے گا تو آپؑ کو " نورانی پیشانی والے " کہہ کر پکارا جائے گا ۔

سُورَةُ الْعَصْرِ

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

سُورَةُ النَّصْرِ

[۱۲۶] تا [۱۲۸] وَالْعَصْرِۙ○اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ
خُسْرٍۙ○اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

قسم ہے عصر کی○بے شک انسان خسارہ
میں ہے○علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان
لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایک
دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت و
نصیحت کی

سورة العصر - آیت 1 ، 2 ، 3

[۲۸۰]حضرت ابن عباسؓ نے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں فرمایا " و العصر ، بے شک انسان خسارے میں ہے " یعنی ابوجھل بن ھشام ، " سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے " یعنی مولا علیؑ اور جناب سلمانؑ ۔

[۲۸۱]جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ " و تواصوا بالصبر " مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ۔

[۱۲۹]اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے

سورة الكوثر - آیت ا

[۲۸۲]جناب انس بن مالک نے فرمایا ؛ میں نبی اکرمؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا ؛ مجھے کوثر عطا کیا گیا ہے ۔

میں نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! کوثر کیا ہے ؟

فرمایا ؛ یہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا عرض و طول اتنے ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے ، اس میں سے جو کوئی بھی پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس میں سے جو کوئی وضو کرے گا وہ کبھی غبار آلود نہ ہوگا ، اس میں سے وہ نہیں پی سکے گا جس نے میرا عھد توڑ دیا اور میرے اہل البیتؑ کو قتل کیا ۔

[۱۳۰]اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ

جب خدا کی مدد اور فتح کی منزل آجائے گی

سورة النصر - آیت ۱

[۲۸۳]مولا علیؑ نے فرمایا ؛ جب یہ سورت نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا ؛ اے علیؑ ! یہ خدا کی مدد اور فتح آگئی ، اور میںؑ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتا دیکھ لیا ، پس میںؑ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے ۔

اللہ عزوجل نے مؤمنین پر میرے بعد ہونے والے فتنوں میں پڑے ہوئے لوگوں سے بھی جہاد فرض کردیا ہے ۔

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ ہم ان سے کیسے لڑیں گے

(۲۸۸)

جب کہ وہ کہیں گے ہم تو ایمان لائے ہیں ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ان کے دین میں بدعتیں پیدا کرنے کی وجہ سے اور اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنے والے ہلاک ہی ہونگے ۔

((ترجمہ مکمل ہوا))

(۲۸۹)

احقر کا فرض پورا ہوا بمدد خدا و رضائے رسولؐ و آلِؑ رسولؐ .

اللھم صل علیٰ محمدؐ و آلؑ محمدؐ و العجل فرجھم

والسلام

03:37 p.m

09-04-2020

Thursday

at Larkana .

تمام شد

بالخیر